رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۲ | ۲۳ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ | ۲۳ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۹۰

شرح چندہ

سالانہ	۱۲ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲½ روپے

قیمت

فی پرچہ :- ۱ر

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ ماہ شہادت - سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار اور دردِ گردہ کی وجہ سے تاحال ناساز ہے احباب حضور کی صحت کیلئے بالالتزام دُعا فرماتے رہیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت گلے میں خراش اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

سلامتی کونسل میں کشمیر کے متعلق نئی قرارداد منظور ہوگئی -!

کنٹرول جاری رہنے کی خبر بے بنیاد ہے

لاہور ۲۲ اپریل۔ حکومت مغربی پنجاب کیطرف سے ایک پریس نوٹ میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ حکومت نے کنٹرول ہٹانے اور سول سپلائز کا محکمہ توڑنے کے متعلق جو اعلان کیا تھا۔ اب وہ اس سے پھر گئی ہے اور یہ کہ کنٹرول کو بدستور جاری رکھنا چاہتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو حکومت نے اس فیصلہ پر فی الحال عملدرآمد ملتوی کر دیا ہے کیونکہ مرکزی حکومت نے ۲۶، ۲۷ اپریل کو اقتصادی کنٹرول پر غور کرنے کے لئے ایک اہم کانفرنس بلائی ہے جو ان معاملات پر از سرِ نو غور کرے گی۔

مسٹر چندریگر افغانستان میں سفیر مقرر کر دیئے گئے!

کراچی ۲۲ اپریل۔ وزارتِ خارجہ پاکستان کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مسٹر اسماعیل ابراہیم چندریگر وزیر تجارت کو افغانستان میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ کی عمر اس وقت پچاس سال ہے۔ آپ احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۶ء تک آپ بمبئی مسلم لیگ کے صدر رہے اور اس کے بعد غیر تقسیم شدہ ہندوستان کی عبوری حکومت میں لیگ کی طرف سے وزیر مقرر ہوئے۔

اکھنور کے قریب شدید لڑائی

تراڑکھل ۲۲ اپریل۔ حکومت آزاد کشمیر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ اکھنور کے مورچے پر آزاد فوجوں اور ہندوستانی سپاہیوں کے درمیان سخت جھڑپ ہوئی جس میں تیس ہندوستانی فوجی مارے گئے۔ نوشہرہ میں بھی دشمن کے ایک گشتی دستہ کو پیچھے دھکیل دیا گیا۔ راجوری کے علاقہ میں آزاد فوجوں کی پیشقدمی بدستور جاری ہے اور ہندوستانی سپاہی برابر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

سلامتی کونسل کا کمیشن عنقریب کشمیر آنے والا ہے

لیک سکسیس ۲۲ اپریل۔ کل رات اتحادی قوموں کی سلامتی کونسل نے کشمیر کے متعلق چھ قوموں کے تیار کردہ ہوئے ریزولیوشن کو منظور کر دیا۔ کونسل میں ریزولیوشن کے تمام نکات پر علیحدہ علیحدہ ووٹ لئے گئے۔ روس اور یوکرائن نے حصہ نہیں لیا۔ کل رات کونسل کا پھر اجلاس ہوگا جس میں کشمیر کمیٹی کے لئے پانچ ممبران کی نامزدگی عمل میں لائی جائے گی۔ ابتداء میں کمیشن کے ممبروں کی تعداد تین مقرر کی گئی تھی۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

اس نازک وقت میں ہڑتال کرنا پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے مترادف ہے

لاہور ۲۲ اپریل۔ حکومتِ پاکستان کے وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر نے لاہور سٹیشن پر ریلوے ملازمین کے ایک مجمع عظیم میں تقریر کرتے ہوئے انہیں متنبہ کیا کہ ہڑتالوں کی وجہ سے قوم اور ملک کو جو نقصان پہنچے گا خود ریلوے ملازمین پر بھی اس کا بُرا اثر پڑے گا۔

آپ نے مزید فرمایا — اقتصادی اُلجھنیں ہڑتالوں سے حل نہیں ہو سکتیں اس نازک وقت میں ہڑتالیں کرنا پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے مترادف ہے۔ آپ نے ریلوے ملازمین کو نصیحت کی کہ وہ مشکلات دُور کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں کہ حالات پر قابو پانے کا یہی صحیح طریق ہے۔ اور اسی طریق پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ہی ان کی اپنی مشکلات بھی دُور ہو سکتی ہیں اور وہ امن و چین کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

صوبہ سرحد کے نئے وزیر تعلیم

پشاور ۲۲ اپریل۔ آج سرحد کے تیسرے وزیر میاں جعفر شاہ نے صوبہ سرحد کے گورنر سر جارج کننگھم کی موجودگی میں حلفِ وفاداری اُٹھایا۔ آپ کے سپرد تعلیم کا محکمہ کیا گیا ہے۔ چوتھے وزیر کا تقرر تاحال زیر غور ہے۔

مصر میں اُردو پڑھانے کے باقاعدہ ادارے قائم ہو چکے ہیں

لاہور میں یوم اقبال کا دوسرا دن!

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۲۲ اپریل

آج پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیرِ اہتمام یوم اقبال کے پروگرام کی دوسری نشست مدار المہام مصر خطیب الحسینی کی صدارت میں یونیورسٹی ہال میں شام کے ساڑھے چار بجے منعقد ہوئی۔ السید خطیب الحسینی صاحب نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اہل مصر اقبال کے کلام کے دیرینہ شیدائی ہیں۔ اُن کے کلام کے بعض حصوں کے عربی زبان میں ترجمے بھی ہو چکے ہیں۔ مدار المہام مصر نے فرمایا۔ اقبال کی مساعی جمیلہ پاکستان کے لئے عین اُس وقت (باقی صفحہ ۸ پر)

برِ اعظم ایشیا جنگ کی لپیٹ میں

چوہدری غلام عباس کا بیان

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۲۲ اپریل

جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر اور آزاد کشمیر گورنمنٹ کے سربراہ چوہدری غلام عباس نے سلامتی کونسل میں چھ قوموں کی طرف سے مسئلہ کشمیر سے متعلقہ قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اگر ہندو سامراجی ریاست کشمیر کو ہندوستان یونین میں شامل (باقی صفحہ ۸ پر)

فلسطین میں روسی سپاہی یہودیوں کے دوش بدوش لڑ رہے ہیں

دمشق ۲۲ اپریل۔ اعراب فلسطین کے فوجی ہیڈکوارٹرز نے اعلان کیا ہے کہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ہگانہ نامی فوج میں روسی سپاہی یہودیوں کے دوش بدوش لڑ رہے ہیں۔ اور عربوں کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور

۲۳ ؍ اپریل ۱۹۴۸ء

ناجائز قبضے

وزیر مالیات سردار شوکت حیات خان نے اپنی ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ غیر مسلموں کی متروکہ جائداد پر بہت سے مقامی مہاجر اور کئی ایسے لوگ قابض ہیں۔ جن کو کوئی استحقاق حاصل نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ شروع شروع میں جب غیر مسلم مغربی پنجاب سے نکلے۔ تو بہت سے مقامی لوگوں نے جائدادوں کو خالی دیکھکر ان پر ناجائز قبضہ کر لیا۔ اور نہ صرف منقولہ جائداد ہی اڑا لے گئے۔ اور خرد برد کر لی: بلکہ غیر منقولہ جائداد بھی اپنے تصرف میں لے آئے۔

علاوہ ازیں مشرقی پنجاب سے آنے والوں میں سے جو لوگ پہلے یہاں پہنچ گئے۔ اور جن کا کوئی اثر و رسوخ یہاں تھا۔ انہوں نے بھی مقامی لوگوں کا سا وطیرہ اختیار کیا۔ ان میں سے جو ہوشیار تھے۔ انہوں نے اپنی ضرورت سے زیادہ جائداد پر قبضہ کر لیا۔ بعض وقت تو ایک ایک شخص نے تین تین چار چار بلکہ اس سے بھی زیادہ مکانوں کو دبا لیا۔ اور ہر ایک مکان پر قبضہ جمانے کے لئے اپنے خاندان کے مختلف افراد کو مختلف مکانوں میں رکھا۔ جو اس طرح نہ کر سکے۔ انہوں نے اور نہیں تو یہ طریقہ اختیار کیا۔ کہ پہلے ایک مکان لیا۔ اس کے ساز و سامان پر ہاتھ صاف کیا۔ اور پھر اس کو چھوڑ کر کوئی اور مکان لے لیا۔ اس کا سباب ہضم کر کے پھر تیسرا اور پھر چوتھا بعض دفعہ ہوشیار لوگوں نے تو اس کو پیشہ ہی سمجھ لیا اور جب ایک شہر سے ناقابل برداشت حد تک غارت کر چکے۔ تو پھر دوسرے شہر میں چلے گئے اس طرح کئی شہروں میں گھومتے پھرے۔ یہ تو مکانوں کا قصہ ہے۔ اراضی کے متعلق بھی چالاک پناہ گزینوں نے کئی قسم کی فریب بازی سے کام لیا۔ کئی کئی جگہ پر مختلف ناموں سے اراضی حاصل کر لی۔ خاصکر وہ پناہ گزین جن کے پاس کچھ زر نقد تھا۔ اور رشوت دے سکتے تھے۔ انہوں نے لوکل پٹواریوں اور محکمہ مال کے دوسرے افسروں سے ملکر اپنے حق سے بہت زیادہ اراضیات اپنے قبضہ میں کر لیں۔

بعض صورتوں میں مقامی لوگوں اور پناہ گزینوں نے ملکر خوب ہاتھ رنگے۔ مقامی لوگوں سے بھی زیادہ لوٹ مار ان لوگوں نے کی۔ جو کسی قسم کا اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ شہروں میں جو لوگ عوامی تحریکوں میں پیش پیش تھے۔ یا پولیس اور کچہری سے تعلق رکھتے تھے۔ یا کسی اور سرکاری محکمہ میں ملازم تھے۔ دیہاتی جائداد پٹواریوں۔ نمبرداروں، سفید پوش قسم کے لوگوں کے ہتھے چڑھی۔

اس تمام نفسا نفسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنے والوں میں سے جو لوگ شریف الطبع تھے۔ اور کوئی اثر و رسوخ نہ رکھتے تھے۔ یا دیر کے بعد آئے۔ ان کو جائداد تو کیا رہائش کے لئے بھی سخت مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اب تک یہ حال ہے۔ کہ تقریباً دس لاکھ نفوس بے کاری اور کہیں سمائی نہ ہونے کی وجہ سے کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ جن کے لئے انتظام کرنا حکومت کو سخت مشکل ہو گیا ہے۔ حالانکہ غیر مسلموں نے جو مکانات اور اراضی وغیرہ یہاں چھوڑی ہے۔ اگر کسی نظام کے ساتھ آنے والوں میں اس کو تقسیم کیا جاتا تو یقیناً تمام لوگوں کو آباد کر کے بھی باقی بچ رہتی تھی۔ بے شک بدنظمی کا الزام بہت حد تک حکومت کے ارباب حل و عقد پر بھی آتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح یہ انتقال آبادی ہوا۔ وہ ایک بے پناہ طوفان تھا۔ جس کو سنبھالنا بڑی سے بڑی سلطنت کے لئے بھی ناممکن نہیں تو محال ضرور تھا۔ افسوس یہ ہے کہ جن کو ہم ارباب حکومت کہتے ہیں۔ ان میں سے اکثریت خود ان کمزوریوں کی حامل ہے۔ جو حریص اور طامع لوگوں نے ان غیر معمولی حالات میں دکھائیں۔ اور زیادہ بدعنوانیاں انہیں افراد کی وجہ سے ہوئیں۔ یا انہی افراد نے کیں۔ جن کا کام ان بدعنوانیوں کی روک تھام تھا۔ بڑے بڑے معتبر افسروں نے ایسی ایسی حرکات کیں۔ جو کسی طرح ان کو زیبا نہ تھیں خاصکر اس لئے کہ وہ صاحب اختیار تھے ان کا فرض تھا کہ عدل و انصاف سے صرف مستحقین کے مفاد کا خیال رکھتے۔

سردار شوکت حیات نے پریس کانفرنس میں جو اقدام لینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ یہ ارادہ واقعی بڑا مبارک ہے۔ لیکن یہ اسی وقت مبارک کہلا سکتا ہے۔ اگر اسکو فرض منصبی سمجھ کر سر انجام دیا جائے۔ اور انصاف و عدل کی روح سے کام لیا جائے۔ ہماری غرض یہ نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ نکتہ چینیوں کے اعتراضات سے بچنے کے لئے دکھاوے کے طور پر دفتری کارروائیوں کی چمک دمک سے دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونک دیں۔ جو افسر اس کام پر لگائے جائیں آزمودہ کار اور دیانتدار ہونے چاہئیں۔ جو دوسروں کا محاسبہ کرنے سے پہلے اپنے ضمیروں کا حساب کتاب بے باق کر چکے ہوں۔

ہمیں امید ہے کہ اگر اس امر کی احتیاط کی گئی۔ تو وہ دس لاکھ نفوس جو کیمپوں میں پڑے سڑ رہے ہیں بہت جلد کہیں سما جائینگے۔ اور پاکستان کے قابل فخر کار آمد شہری بن جائینگے۔

بُت

حکومت مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے حکومت مغربی پنجاب سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ لاہور میں جو لالہ لاجپت رائے اور گنگارام کے بت نصب تھے۔ اور جن کو حکومت مغربی پنجاب نے مال روڈ سے اٹھا کر عجائب گھر میں رکھ دیا ہے۔ ان کو مشرقی پنجاب بھیجدیا جائے سنا جاتا ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے اس مطالبہ کو نامنظور کر دیا ہے۔ ہماری دانست میں بہتر ہے کہ ان بتوں کو مشرقی پنجاب کی حکومت کو دے دیا جائے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے نہروں وغیرہ کے معاملات میں نہائت کج ادائی سے کام لیا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ حکومت مذکور کا عام سلوک مستحسن نہیں ہے لیکن اس لحاظ سے کہ یہ بت پاکستان کے کسی مصرف کے نہیں انہیں دے ڈالنے میں کوئی نقصان نہیں۔ نیز اس معمولی سے معاملہ کے لئے الجھاؤ میں رنجش کی ایک اور گرہ ڈالنی کسی طرح مناسب نہیں۔

آتش باز اور آتشبازی

حکومت برطانیہ نے فلسطین میں مقیم برطانوی باشندوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ جلد از جلد فلسطین سے نکل آئیں۔ کیونکہ ۱۵ ؍ مئی کے بعد جب برطانیہ اقتدار اٹھا لے گا۔ تو برطانوی باشندوں کی زندگی مخدوش ہو جائیگی۔ اس خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ طبریس میں ہگانہ فوجی دستے عربوں سے شہر کو خالی کرا کر ایک آزاد یہودی ریاست کے قیام کا اعلان کر رہے ہیں۔ ہگانہ کے کمانڈر کا بیان ہے کہ برطانوی فوجیں شہر یہودیوں کے حوالے کر گئی ہیں۔ ایسے حالات میں واقعی برطانوی باشندوں کا فلسطین میں رہنا حفاظت کے اصول کے خلاف ہے قاعدہ ہے کہ تمام آتش باز آتشبازی کو آگ لگا کر دور جا کر کھڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ ورنہ خود ان کو جل جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

کھڈیوں کا بنا ہوا کپڑا

ہم نے ان کالموں میں پہلے بھی اہالیٔ پاکستان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی تھی۔ کہ ہمیں کھدر کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیئے۔ میاں ممتاز دولتانہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ

"عوام کو کافی کپڑا صرف اسی صورت میں مہیا ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اپنے ملک کا تیار شدہ کپڑا استعمال کرنا شروع کر دیں۔"

اس ضمن میں آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان بہت جلد "گھریلو کھڈیوں کا کپڑا پہنو" کی مہم شروع کرنے والے ہیں۔ اور صوبائی حکومتوں کے وزیر اور مسلم لیگی کارکن خاص طور پر اس مہم میں حصہ لیں گے۔

اس وقت پاکستان کو کپڑے کی جتنی ضرورت ہے۔ وہ یہاں تیار نہیں ہو رہا۔ کیونکہ کپڑا تیار کرنے والے کارخانے یہاں سرے سے ہے ہی نہیں۔ اور جو ہیں بھی تو بہت ناکافی اس وجہ سے پاکستان کو جو کپاس پیدا کرنے میں ایک نہائت زرخیز علاقہ ہے کپڑا تیار کرنے کی صنعت میں بہت پیچھے ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ اگر کارخانے لگانے میں دقتیں ہیں۔ تو ہم اپنے کپڑا کا اپنے گھروں ہی میں انتظام کریں۔ جیسا کہ پہلے رواج تھا۔ ہمارا ملک کسی زمانے میں کپڑا باہر سے نہیں لیتا تھا۔ اور اپنی ضروریات خود پوری کرتا تھا۔ قصبہ قصبہ اور گاؤں گاؤں میں دستی کھڈیاں ہوتی تھیں۔ تمام کی تمام ضروریات ان ہی کھڈیوں سے پوری ہو جاتی تھیں۔ اس لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اگر ہم اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ تو انہی کھڈیوں سے نہائت اعلےٰ قسم کا دیسی کپڑا تیار کیا جا سکتا ہے اس ضمن میں ہمارے حکام اور برسر اقتدار لوگوں کو ایک بات سمجھنی ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خالی خولی لفظی پروپیگنڈا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ اگر ہمارے بڑے بڑے حکام چاہتے ہیں۔ کہ یہ مہم کامیاب ہو تو ان کو چاہیئے کہ خود پہلے اس پر عمل کریں اور خود کھدر یا گھریلو کھڈیوں کا بنا ہوا کپڑا استعمال کر کے لوگوں کے سامنے مثال پیش کریں۔

بیانات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

موجودہ زمانہ میں اس سوال کو اٹھانا کہ پردہ ترقی کی راہ میں روک ہے غلط ہے۔

مرتبہ عبد الحمید صاحب آصف

۱۴ اپریل بعد نماز عشاء

حضور کی خدمت میں ایک احمدی دوست نے عرض کیا۔ کہ حضور یہ جو خیال آجکل اٹھایا جا رہا ہے کہ پردہ کے لئے برقعہ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ دل کا ہی پردہ کافی ہے۔ اس کے متعلق حضور کچھ بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا اگر عمل دل کے خیالات کا ہی کافی ہوتا۔ تو سارے کام دل میں ہی کر لئے جاتے خالی جذبات کوئی چیز نہیں ہیں۔ جب تک کہ ان جذبات کے مطابق عمل نہ کیا جائے۔ مثلاً ماں ہے اس کے دل میں بچہ کے متعلق محبت ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی کئی کتابیں اس غرض کے لئے لکھی گئی ہیں۔ جن میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح بچہ کی تربیت کی جائے۔ جس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ خالی محبت کافی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس محبت کے مطابق بچہ کی صحیح تربیت کرنا اصل چیز ہے۔

مجھ سے ایک ہندو دوران سفر میں ملا میں نے اسے اسلام کی طرف توجہ دلائی۔ اس پر اس نے کہا کہ کعبہ اور دیر دونوں دل میں ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ آپکی شادی ہو چکی ہے۔ اسنے اثبات میں جواب دیا۔ پھر میں نے پوچھا کہ کوئی بچہ ہے۔ اس کا اسنے پھر اثبات میں جواب دیا۔ اس پر میں نے اس سے کہا کہ کبھی بیوی نے بچے کو پیار کیا ہے۔ اس نے کہا ہاں میں نے کہا کہ بیوی نے بچے کی دفعہ کیوں نہیں کہہ دیا کرتے کہ پیار تو دل کا ہوتا ہے۔ ان سے معاملہ کے وقت کیوں ہونٹوں اور ہاتھ سے کام لیتے ہو۔ اس پر وہ بہت نادم ہوا۔

اصل بات یہ ہے کہ آجکل جو پردہ کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے۔ اس کا اصل مطلب یہ نہیں ہے کہ عورتیں تعمیر پاکستان میں حصہ لیں۔ بلکہ یہ صرف مغربی تہذیب کا اثر ہے۔ جب پردہ کے باوجود قرون اولیٰ کی مسلمان عورتوں نے جنگوں میں حصہ لیا۔ قرآن کریم کے درس دیئے۔ مثلاً رابعہ بصری قرآن کریم کی تعلیم کا درس دیتی تھیں۔ تو پھر اب موجودہ زمانہ میں اس سوال کو اٹھانا کہ پردہ ان کاموں کے کرنے میں روک ہے غلط ہے۔ آجکل کی کلبیں لوگوں کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ وہ بھی اپنی بیویوں کو بے پردہ کلبوں میں لائیں۔ وہ اس طرح کہ جب ایک آدمی کلب میں جاتا ہے۔ وہاں وہ مردوں کے ساتھ ان کی بیویوں کو بھی دیکھتا ہے جو بے پردہ ہوتی ہیں، تو دوسرے اعتراض کرتے ہیں، کہ اس شخص کا کیا حق ہے۔ کہ وہ کلب میں آئے۔ ہماری عورتوں کو تو بے پردہ دیکھے۔ مگر اپنی بیوی اپنے ساتھ نہ لائے۔ تو اس طرح وہ شخص مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ یا تو کلب میں جانا چھوڑ دے یا پھر اپنی بیوی کو بھی بے پردہ کر کے کلب میں لے جائے اور چونکہ کلب میں جانا وہ نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ اپنی بیوی کو بھی مجبور کر کے ساتھ لے جاتا ہے۔ اور جو عورتیں کلبوں اور سوسائٹیوں میں جاتی ہیں۔ وہ ان عورتوں کو بھی پردہ سے نکالنے کی کوشش کرتی ہیں جو پردہ کرتی ہیں تا وہ ان پر حرف گیری نہ کر سکیں۔

ان پردہ کے مخالفین سے اس نقطہ کو سامنے رکھ کر بات کرنی چاہیئے کہ ہمارے اور ان کے درمیان جو قدر مشترک ہے اس کو لیا جائے۔ اور پھر اس کو لے کر بات کی جائے مثلاً ایک قدر مشترک یہ ہے کہ وہ بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ اور ہم بھی مانتے ہیں۔ ہم ان سے کہیں گے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جو پردہ کے متعلق دستور ہے اور عمل ہے۔ اس کے مطابق ہمیں بھی عمل کرنا چاہئے اور اگر وہ یہ کہیں کہ ہم پردہ کے متعلق آپؐ کی بات ماننے کو تیار نہیں۔ تو پھر انہیں اس طرف آنا چاہیئے کہ وہ پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت کے متعلق بات چیت کریں کیونکہ وہ آپؐ پر پورا ایمان نہیں رکھتے اگر انہیں آپ پر کامل ایمان ہوتا۔ تو آپ کے اس عمل کو جو پردہ کے متعلق ہے وہ ضرور قبول کرتے۔ میں نے ایک دفعہ ایک شخص سے سوال کیا کہ کبھی تم نے اپنے بچہ کی بات مانی ہے۔ جو بے عقل ہوتا ہے اس نے کہا کہ کئی دفعہ مانی ہے۔ میں نے پوچھا تم اس کی بات کیوں مانتے ہو۔ اس نے کہا کہ بچہ کو خوش کرنے کے لئے۔ میں نے اسے کہا کہ جب ایک بے عقل بچہ کی بات تم اس کو خوش کرنے کے لئے مان لیتے ہو۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات آپ کو خوش کرنے کے لئے مان لینے میں تم کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے حضور نے فرمایا۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جب مرد زندہ موجود ہیں۔ تو سیاسی امور کے متعلق جلوس عورتوں سے کیوں نکلواتے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا عورتوں کو فنون حرب سے ضرور واقف کرانا چاہیئے تا وہ وقت آنے پر اپنی عصمت کی حفاظت کر سکیں اور جب جنگ میں عورت کی ضرورت پڑے۔ تو وہ لڑے لیکن یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالے نے مرد کو لڑنے کے لئے بنایا ہے عورت کو نہیں۔ عورت اسوقت ہی میدان جنگ میں حصہ لے سکتی ہے۔ جب مرد نہیں رہیگا۔ یعنی وہ لڑتے لڑتے جنگ میں ختم ہو جائیگا۔ اس وقت عورت کا میدان میں آنا لازمی ہوگا۔ چنانچہ ہم نے قادیان میں عورتوں کو بندوق چلانا سکھایا۔ اور موجودہ فتنہ میں جب سکھ گھروں میں گھس داخل ہو گئے اور عورتیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئیں تو وہ بھاگ گئے۔ حق میں ایک طاقت ہوتی ہے اسی وجہ سے ایک عورت نے دس دس پندرہ پندرہ سکھوں کو بھگا دیا اور ہماری قادیان کی عورتیں سو فیصدی محفوظ رہی ہیں سوائے انکے جو میری ہدایت کے باوجود کہ کسی عورت میں بھی قافلہ میں سفر نہیں کرتا۔ قافلہ میں چل پڑیں۔

باقی صفحہ ۶ پر

اپنی رحمت کا شامیانہ بنا

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

شاخِ طوبیٰ پہ آشیانہ بنا
تا ابد جو رہے فسانہ بنا

عرش بھی جس سے مرتعش ہو جائے
سوزشِ دل سے وہ ترانہ بنا

بادشاہت تو بن گئی تیری
کشورِ دل مرا بنا نہ بنا

فلسفی! زندگی سے کیا پایا؟
حیف ہے گر ترا خدا نہ بنا

لذّتِ وصل ہی میں سب کچھ ہے
اس سے ملنے کا کچھ بہانہ بنا

چھوڑنا ہو جو نقشِ عالَم پر
کس کمر عزمِ مُقبِلانہ بنا

وہ تو بے پردہ ہو گئے تھے مگر
حیف یہ دل ہی آئینہ نہ بنا

دل کو لیکر میں کیا کروں پیارے
تُو اگر میرا دل رُبا نہ بنا؟

خاک کر دے ملا دے مٹی میں
پر مرے دِل کو بے وفا نہ بنا

گر کے قدموں پہ ہو گیا مَیں ڈھیر
وقت پر خوب ہی بہانہ بنا

چالِ عشّاق کی چلوں میں بھی
تو بھی اندازِ دلبرانہ بنا

نعمتِ وصل بے سوال ہی دے
اپنے عاشق کو بے حیا نہ بنا

جو بھی دینا ہے آپ ہی دیدے
مجھ کو اغیار کا گدا نہ بنا

تجھ سے ملکر نہ غیر کو دیکھوں
غیر کا مجھکو مبتلا نہ بنا

جسکے نیچے ہوں جمع سب عشاق
اپنی رحمت کا شامیانہ بنا

بخششِ حق نے پا لیا مجھ کو
کیا ہوا میں اگر بھلا نہ بنا

مجھ سے لاکھوں ہیں تیری دنیا میں
تجھ سا پر کوئی دوسرا نہ بنا

تیری صنعت پہ حرف آتا ہے
توڑ دے پر مجھے بُرا نہ بنا

دل و دلبر میں چھیڑ جاری ہے
ہے یہ اک طرفہ شاخسانہ بنا

دیکھ کر آدمی میں دانہ کی حرص
آج ابلیس خود ہے دانہ بنا

ابلیس کا مُغویانہ وجود نظامِ رُوحانی کا حصّہ ہے نہ کہ ایک محض بعد کا حادثہ

لمّۂ ملک اور لمّۂ ابلیس

الفضل مجریہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء میں مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے یہ ثابت فرماتے ہوئے کہ ابلیس کا وجود نظامِ رُوحانی کا ایک حصہ نہیں بلکہ بعد کا ایک حادثہ ہے۔ علماء سلسلہ کو تحقیق کی دعوت دی ہے۔

حضرت میاں صاحب نے اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے اپنے مضمون کے آخر میں لمّۂ خیر اور لمّۂ شر کا ذکر کرتے ہوئے توجہ دلائی ہے کہ "اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعی یہی منشا ہے۔ کہ لمّۂ شر سے ابلیس مراد ہے۔ اور یہ کہ ابلیس اس غرض و غایت کے ماتحت پیدا کیا گیا تھا کہ انسانوں کے لئے ابتلاؤں کا سامان مہیا کرے۔ تو پھر جو کچھ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ بہرحال وہی درست اور ٹھیک ہے اور ہمارے دلائل اور استدلالات کا طومار حضور کے ایک قول کے سامنے اسی طرح ہیچ ہے جس طرح ایک زندہ ہستی کے مقابل پر ایک مردہ کیڑا ہیچ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ ہماری دلیلیں محض خیال آرائیاں ہیں۔ مگر حضور خدا کے رستہ کے سالک ہیں اور وہ
"سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا"

میں نے حضرت میاں صاحب کے اس ارشاد کی تعمیل میں حضور علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام دیکھی۔ اور لمّۂ خیر اور لمّۂ شر کی بحث پڑھی جس سے صاف اور واضح طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لمّۂ خیر سے مراد ملائکہ اور لمّۂ شر سے مراد شیطان اور ابلیس کا وجود ہے۔ جو نظامِ رُوحانی کا حصہ ہیں۔ نہ کہ محض بعد کا ایک حادثہ اور اس لئے پیدا کئے گئے ہیں تا انسان ابتلاء میں پڑ کر مستحق ثواب یا عقاب ٹھہر سکے۔

چونکہ حضور علیہ السلام کی اس تحریر سے زیر بحث مسئلہ کے اور بھی کئی پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ اس لئے یہاں پر میں وہ تمام کی تمام عبارت درج کئے دیتا ہوں تا اس مسئلہ سے دلچسپی رکھنے والے احباب اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔

حضور فرماتے ہیں:-

"از انجملہ ایک یہ سوال ہے۔ کہ جس حالت میں رُوح القدس انسان کو بدیوں سے روکنے کے لئے مقرر ہے۔ تو پھر اس سے گناہ کیوں سرزد ہوتا ہے۔ اور انسان کفر اور فسق اور فجور میں کیوں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے ابتلاء کے طور پر دو رُوحانی داعی مقرر کر رکھے ہیں۔ ایک داعی خیر جس کا نام روح القدس ہے اور ایک داعی شر جس کا نام ابلیس اور شیطان ہے یہ دونوں داعی صرف خیر یا شر کی طرف بلاتے رہتے ہیں مگر کسی بات پر جبر نہیں کرتے۔ جیسا کہ اس آیت کریمہ میں اسی امر کی طرف اشارہ ہے **فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا**۔ یعنی خدا بدی کا بھی الہام کرتا ہے اور نیکی کا بھی بدی کے الہام کا ذریعہ شیطان ہے جو شرارتوں کے خیالات دلوں میں ڈالتا ہے اور نیکی کے الہام کا ذریعہ روح القدس ہے جو پاک خیالات دلوں میں ڈالتا ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ **علّۃ العلل** ہے اسلئے یہ دونوں الہام خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کر لئے۔ کیونکہ اسی کی طرف سے یہ سارا انتظام ہے ورنہ شیطان کیا حقیقت رکھتا ہے جو کسی کے دل میں وسوسہ ڈالے اور روح القدس کیا چیز جو کسی کو تقویٰ کی راہوں کی ہدایت کرے۔

ہمارے مخالف آریہ اور برہمو اور عیسائی اپنی کوتاہ بینی کی وجہ سے قرآن کریم کی تعلیم پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اس تعلیم کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دانستہ انسان کے پیچھے شیطان کو لگا رکھا ہے۔ گویا اس کو آپ ہی خلق اللہ کا گمراہ کرنا منظور ہے مگر یہ ہمارے شتاب باز مخالفوں کی غلطی ہے ان کو معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم نہیں ہے کہ شیطان گمراہ کرنے کے لئے جبر کر سکتا ہے اور نہ یہ تعلیم ہے کہ صرف بدی کی طرف بلانے کے لئے شیطان کو مقرر کر رکھا ہے بلکہ یہ تعلیم ہے کہ آزمائش اور امتحان کی غرض سے **لمّۂ ملک اور لمّۂ ابلیس** برابر طور پر انسان کو دئے گئے ہیں یعنی ایک داعی خیر اور ایک داعی شر۔ تا انسان اس ابتلا میں پڑ کر مستحق ثواب یا عقاب کا ٹھہر سکے۔ کیونکہ اگر اس کے لئے ایک ہی طور کے اسباب پیدا کئے جاتے۔ مثلاً اگر اس کے بیرونی اور اندرونی اسباب جذبات فقط نیکی کی طرف ہی اُس کو کھینچتے یا اُس کی فطرت ہی ایسی واقعہ ہوتی کہ وہ بجز نیکی کے کاموں کے اور کچھ کر ہی نہ سکتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی کہ نیک کاموں کے کرنے سے اُس کو کوئی مرتبہ قرب کا ملتا کیونکہ اُس کے لئے تو تمام اسباب جذبات نیک کام کرنے کے ہی موجود ہیں یا یہ کہ بدی کی خواہش تو ابتدا سے ہی اُس کی فطرت سے مسلوب ہے تو پھر بدی سے بچنے کا اُس کو ثواب کس استحقاق سے ملے۔ مثلاً ایک شخص ابتدا سے ہی نامرد ہے جو عورت کی کچھ خواہش نہیں رکھتا۔ اب اگر وہ ایک مجلس میں یہ بیان کرے کہ میں فلاں وقت جوان عورتوں کے ایک گروہ میں رہا۔ جو خوبصورت بھی تھیں مگر میں ایسا پرہیزگار ہوں کہ میں نے ان کو شہوت کی نظر سے ایک دفعہ بھی نہیں دیکھا۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہا۔ تو کچھ شک نہیں کہ سب لوگ اس کے اس بیان پر ہنسیں گے اور طنز سے کہیں گے کہ اے نادان کب اور کس وقت تجھ میں یہ قوت موجود تھی تا اُس کے روکنے پر تو فخر کر سکتا یا کسی ثواب کی اُمید رکھتا پس ماننا چاہیئے کہ سالک کو اپنی ابتدائی اور درمیانی حالات میں تمام امیدیں ثواب کی مخالفانہ جذبات سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور ان منازل سلوک میں جن امور میں فطرت ہی سالک کی ایسی واقع ہو کہ اُس قسم کی بدی وہ کر ہی نہیں سکتا تو اس قسم کے ثواب کا بھی وہ مستحق نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ہم بچھو اور سانپ کی طرح اپنے وجود میں ایک ایسی زہر نہیں رکھتے۔ جس کے ذریعہ سے ہم کسی کو اس قسم کی ایذا پہنچا سکیں۔ جو کہ سانپ اور بچھو پہنچاتے ہیں۔ سو ہم اس قسم کی ترک بدی میں عند اللہ کسی ثواب کے مستحق بھی نہیں۔

اب اس تحقیق سے ظاہر ہوا کہ مخالفانہ جذبات جو انسان میں پیدا ہو کر انسان کو بدی کی طرف کھینچتے ہیں۔ درحقیقت وہی انسان کے ثواب کا بھی موجب ہیں کیونکہ جب وہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر اُن مخالفانہ جذبات کو چھوڑ دیتا ہے تو عند اللہ بلاشبہ تعریف کے لائق ٹھہر جاتا ہے۔ اور اپنے رب کو راضی کر لیتا ہے لیکن جو شخص انتہائی مقام کو پہنچ گیا ہے۔ اُس میں مخالفانہ جذبات نہیں رہتے گویا اُس کا جن مسلمان ہو جاتا ہے مگر ثواب باقی رہ جاتا ہے کیونکہ وہ ابتلا کے منازل کو بڑی مردانگی کے ساتھ طے کر چکا ہے جیسے ایک صالح آدمی جس نے بڑے بڑے نیک کام اپنی جوانی میں کئے ہیں اپنی پیرانہ سالی میں بھی اُن کا ثواب پاتا ہے"۔

(حاشیہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۸۰ تا صفحہ ۸۵)

(خاکسار مرزا محمد حیات تاثیر ناصر)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

نیکیوں میں بڑھتے چلیں (سورۃ البقرۃ ع ۱۷)

ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وُہ جماعت احمدیہ کی ذمہ واریوں کو سمجھیں اور اب بوڑھے عاشق احمدیت کے بزرگوں کا بوجھ خود اُٹھانے کی کوشش کریں۔ دیکھیں یہ احمدیت کا جھنڈا وُہ ہے جس کو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہر طرح کی قربانیوں کے ساتھ دُنیا میں بلند کیا ہے اب اس سے زیادہ بلندی پر پہنچانا ہماری زندگی کا اوّلین مقصد ہونا چاہیئے پس آپ نماز تہجد اور پنجوقتہ نماز کی ادائیگی میں بڑھتے چلیں کہ اس کے بغیر خدا کا قرب ممکن نہیں۔ آپ بڑھتے چلیں قرآن مجید کا ترجمہ تفسیر سیکھنے میں آپ بڑھتے چلیں فوجی زندگی میں آپ اپنے اندر اتفاق واتحاد کا نظام و طاقت پیدا کریں۔ بڑھتے چلیں تجارت میں۔ بڑھتے چلیں صنعت و حرفت میں۔ بڑھتے چلیں میکینکل اور سول انجینیئر بننے میں۔ بڑھتے چلیں دُنیا کے گرد سفر کرنے میں اور دیکھیں کہ دُنیا کس طرح ترقی کی رفتار میں چل رہی ہے ہمت بلند کریں اور ترقی کی تمام بلندیوں پر دوڑیں۔ دنیا میں ایک رُوحانی انقلاب عظیم پیدا کرنے والے نوجوان ہیں تا کہ آپ کی زندگی میں اور آپ کے بعد بھی آپ کا نام ہمیشہ ہمیش تاریخ احمدیت میں خدام الاحمدیہ و خدام الاسلام کے قابل قدر نام سے یاد رہے

(عطاء اللہ مجاہد مسقط)

تلاشِ گمشدہ

میری اہلیہ مسماۃ بیگم بی بی جو کہ عرصہ بارہ سال سے پاگل ہے اسی مرض کے دورہ کی حالت میں عرصہ قریباً چار ماہ سے گھر سے باہر چلی گئی ہے۔ **حلیہ** حسب ذیل ہے رنگ گندمی عمر ۳۵ سال قد درمیانہ۔ سر پر تالو میں ایک نشان ڈم۔ دانت اونچے اور میلے۔ بات کرتے وقت کبھی کبھی آخری الفاظ دُہراتی ہے اگر باہر جانے سے روکیں تو واویلا۔ اور گالی گلوچ کرتی ہے کبھی کبھی اپنا نام بوجہ پاگل پن ہربنس کور یا کرتار کور کہہ دیا کرتی ہے یہ باتیں خود بتلا دیا کرتی ہے۔ نام والد عبد الرحمان عرف جھنڈا۔ قوم جٹ بھوٹہ۔ نام والدہ عالم بی بی سکنہ چک ۲۲۱ گ ب جنگلی تحصیل سمندری ضلع لائلپور۔ لڑکے کا نام محمد جمیل بھائی کا نام حشمت علی و مراد علی جو شخص صحیح پتہ بتلائے یا بذریعہ تار اطلاع دے اور دستیاب کرا دے علاوہ شکریہ کے مبلغ یکصد روپیہ بطور انعام پیش کیا جائیگا

[illegible]

دنیا کے کناروں تک ۔ مغرب کی وادیوں میں

مسٹر کوپے کا اعلان احمدیت

رپورٹ ہالینڈ مشن

(از جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد ہالینڈ)

ایک لمبا عرصہ غور کرنے کے بعد گذشتہ ماہ مسٹر کوپے نے آخر اپنے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ آپ کا پورا نام مسٹر پی ۔ جے۔ الیف کے المہدی عبدالرحمن ابر کوپے ہے۔ آپ جرمنی میں پیدا ہوئے۔ والدہ آپ کی جرمنی ہیں۔ اور باپ ڈچ بچپن کے گیارہ سال جرمنی میں گذارے اور پھر ہالینڈ آ کر روٹرڈم شہر میں اپنی تعلیم شروع کر دی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد ایک تجارتی کمپنی میں کچھ عرصہ ملازمت کی۔ اور پھر جرمن قونصلیٹ میں انڈر سیکرٹری کے طور پر ۲ سال کے قریب کام کیا

اسلام کے ساتھ دلچسپی کچھ بچپن سے ہی پیدا ہو چکی تھی۔ اور اس کے متعلق تحقیق کا کام جاری تھا۔ ۱۹۳۳ء میں کچھ یمنی سیلرز اس ملک میں آ نکلے عربی سے دلچسپی کی وجہ سے ان کے ساتھ میل ملاقات ہونے لگی اور آخر ان کے اثر سے متاثر ہو کر ۱۹۳۵ء میں برلن میں مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد فرانس میں بعض عربوں اور الجیرین سے وقتاً فوقتاً ملاقات کے مواقع میسر آتے رہے۔ اور اسی عرصہ میں فرانسیسی زبان کی تحصیل بھی کر لی۔ آپ کے یمنی دوست علوی طریقہ کے پابند تھے۔ چنانچہ آپ پر بھی وہی رنگ غالب تھا۔ اور آپ کے تعلقات الجیرین علوی مشن کے ساتھ مضبوط تر ہوتے گئے۔ ۱۹۳۶ء میں آپ کا ارادہ یمن جانے کا ہوا۔ مگر بعض وجوہات کی بناء پر مصر میں رک جانا پڑا اور نہ جا سکے۔ اسی سال آپ نے جرمن ملٹری میں ملازمت اختیار کی۔ مگر دو سال بعد جرمن خفیہ پولیس سے کچھ جھگڑا ہو گیا جس کی وجہ سے اس ملازمت کو چھوڑ دینا پڑا۔

۱۹۴۰ء میں جرمن جب ہالینڈ میں آ گئے تو ان کے لئے اپنے آپ کو ظاہر کرنا مشکل ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے یہ ۵ سال چھپ کر گذارے۔ اور "ڈچ انڈر گراؤنڈ" میں کام کرتے رہے۔ اس عرصہ میں مطالعہ کا بھی کافی موقعہ ملا۔ آخر ۱۹۴۵ء میں ان مشکلات کا کسی قدر خاتمہ ہوا۔ ان مشکلات کا سبب صرف یہ تھا۔ کہ آپ آدھے جرمن تھے اور آدھے ڈچ مگر بہر حال اس عرصہ میں آپ کا تجربہ کافی وسعت اختیار کر گیا۔۔۔۔ جنگ کے بعد سے آپ ایمسٹرڈم میں مقیم ہیں۔ اور ایک تجارتی فرم میں ملازم ہیں عرصہ قریباً ۲ ½ سال کا ہوا۔ مسٹر کوپے نے ایک خط انجمن احمدیہ کو لکھا۔ اور وہ خط محترم مولانا شمس صاحب کو لندن بھیج دیا گیا۔ چنانچہ محترم موصوف نے پھر مسٹر کوپے سے خط و کتابت جاری رکھی انہیں اسلامی لٹریچر بھیجوا تے رہے اور احمدیت کی تعلیم سے آگاہی دیتے رہے۔ محترم مولانا شمس صاحب کا ارادہ بھی تھا۔ کہ وہ ایک دفعہ خود ہالینڈ آ کر مسٹر کوپے سے ملاقات کریں۔ مگر اس کے لئے حالات سازگار نہ ہو سکے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب مجھے ہالینڈ جانے کا ارشاد فرمایا۔ تو اس موقعہ پر مسٹر کوپے کی خدمات حاصل کی گئیں۔ چنانچہ انہوں نے بہت ہی ہمدردی اور اخلاص کا ثبوت دیا۔ اور میرے لئے کمرہ رہائش کا انتظام ہیگ میں کر دیا۔

ابتدائی ایام میں مسٹر کوپی بہت کثرت کے ساتھ ایمسٹرڈم سے مجھے ملنے کے لئے آتے رہے اسلامی امور کے متعلق تو انہیں ایک حد تک کافی معلومات تھے مگر احمدیت کے متعلق بہت سے حقائق ان سے پوشیدہ تھے۔ خصوصاً برلن میں لاہوری لٹریچر نے انہیں ہمارے متعلق بہت بدظن سا کر دیا تھا۔ آہستہ آہستہ اُن کے شکوک کا ازالہ ہوتا رہا اور حقیقت کھلتی گئی

باوجود اختلاف عقیدہ کے آپ میرے ساتھ باقاعدہ نمازیں ادا کرتے رہے۔ اور سلسلہ کے ساتھ عقیدت کا اظہار بھی کرتے رہے (آپ نماز کا خاص اہتمام کرتے ہیں، اکثر اوقات نماز کے لئے آپ اپنا عربی لباس زیب تن کرتے ہیں)

عرصہ کی بات ہے۔ ایک دن ہمارا کافی وقت تبلیغی گفتگو پر صرف ہوا۔ اس کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر میں نے ان سے پوچھا۔ کہ اب آپ کا خیال احمدیت کے متعلق کیسا ہے۔ تو کچھ خاموشی کے بعد کہا کہ اب بات مزید دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ احمدیوں کا دوسرے مسلمانوں کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔۔

میں نے اس پر کہا کہ یہ بات تو واضح ہے۔ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ آپ مسیح اور مہدی کے ظہور کی پیشگوئیوں کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ آپ خود نتیجہ نکال لیں کہ اگر بانی سلسلہ وہی مسیح اور مہدی ہیں جن کی پہلے سے خبر دی گئی ہے۔ تو ان کے نہ ماننے والوں کی پوزیشن واضح ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ اور وقت گذر تا گیا۔

دو تین ماہ کا عرصہ ہوا۔ الجیرین علوی ہیڈکوارٹر کی طرف سے مسٹر کوپے کو ایک ہدایت موصول ہوئی اور ان سے خواہش کی گئی۔ کہ وہ ہالینڈ میں اُن کی طرف سے علوی طریقہ کا ایک مشن کھول کر تبلیغ کا کام شروع کر دیں۔ مسٹر کوپے ابھی اس معاملہ پر غور ہی کر رہے تھے۔ کہ انہیں کیا جواب دیا جائے کہ دوسری طرف ہماری نو احمدی خاتون رضیہ نے ایک دن پوچھا۔ کہ مسٹر کوپے اب احمدیت میں داخل کیوں نہیں ہو جاتے۔ میں نے اُسے کہا۔ کہ وہ اپنے علوی دوستوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور انہیں چھوڑنے پر آمادہ نہیں۔ اس پر انہیں جوش سا آیا اور کہا کہ انہیں اپنی ایمانی جرأت سے کام لینا چاہیئے۔ اور دوستوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے چنانچہ انہوں نے اخلاص بھرے دو تین خطوط مسٹر کوپے کو لکھے۔ آخر مسٹر کوپے کو فیصلہ کرنا پڑا۔ کہ آیا انہیں علوی کی دعوت قبول کرنی چاہیئے یا جرأت سے کام لیتے ہوئے انہیں حلقہ بگوش احمدیت ہونا چاہیئے۔ یہ فیصلہ کرنا اُن کے لئے کوئی آسان مرحلہ نہ تھا۔ مگر آخر فطرت نیک تھی خود بھی دعائیں کیں۔ بزرگوں کی دعائیں بھی شامل حال تھیں ایک روز ایمسٹرڈم سے آئے (اس سے قبل ان کا ایک تفصیلی خط بھی آچکا تھا جس سے حالات بہت اُمید افزا نظر آتی تھی) اور آ کر اپنے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ ہم تینوں بھائیوں نے انہیں مبارکباد دی۔ بتپاک سے معانقہ کیا اور پھر ہاتھ اُٹھا کر ان کی استقامت کے لئے دعا کی۔ مسٹر کوپے نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عربی زبان میں اپنی بیعت کا خط لکھ کر مجھے دیا۔ جو میں نے حضور کی خدمت میں بھجوا دیا محترم و مکرم مولانا شمس صاحب کے لئے بھی یہ خبر خوشی کا موجب ہو گی۔ کہ جس پودہ کی آبیاری انہوں نے شروع کی تھی۔ وہ آخر پھل لے آیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلسلہ کے لئے اور نافع وجود بنائے۔

چند دنوں بعد مسٹر کوپے نے علوئین کو اُن کے خط کا جواب بھی صاف صاف دے دیا۔ کہ وہ انہیں اس کام سے معذور سمجھیں۔ کیونکہ وہ حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا۔ ان کے بعض یمنی دوستوں کو جب علم ہوا کہ آپ احمدیوں کے ساتھ میل ملاقات رکھتے ہیں۔ تو انہوں نے مسٹر کوپی کو نصیحت بھی کی کہ وہ احمدیوں سے بالکل تعلقات نہ رکھیں مگر صداقت کبھی چھپ نہیں سکتی وہ اپنا اثر کر کے رہتی ہے اور آخر اثر کر کے رہی۔

مسٹر کوپی ماشاء اللہ نوجوان ہیں اسلامی معلومات کے علاوہ کافی وسیع تجربہ بھی رکھتے ہیں۔ عربی اور ڈچ زبان کے علاوہ جرمن تو اُن کی مادری زبان کی طرح ہے۔ فرانسیسی زبان میں بھی انہیں کافی مہارت ہے فرانسیسی علوی رسالہ میں اُن کے بہت سے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ اٹیلین زبان اور انگریزی بھی انہیں خوب آتی ہیں انہوں نے اپنے گذشتہ دنوں کی ایک بھلی یاد "دستی قرآن شریف" جو انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے سادہ لکھا تھا اور بہت خوبصورت کر کے لکھا تھا۔

مندرجہ ذیل موصی صاحبان اپنے پتہ جات سے اطلاع دیں

۱۔ شیخ محمد سلیمان صاحب ہیڈ کلرک تھانہ ادلانہ ضلع کرنال ۔ وصیت نمبر ۵۷۴۶

۲۔ عبد العزیز صاحب ولد سلطان بخش صاحب سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور وصیت ۵۷۴۷

۳۔ محمد اسمٰعیل صاحب لقاپوری ابن مولوی محمد ابراہیم صاحب لقاپوری وصیت ۵۷۹۵

۴۔ فضل حسین صاحب سپاہی کلرک ۱ پلاٹون ۵ فیروزپور ۔ وصیت ۵۷۸۷

۵۔ محمد نذیر احمد صاحب 8/15 پنجاب رجمنٹ بنارس کینٹ وصیت ۵۸۰۱

۶۔ حکیم محمد عبد الصمد صاحب دار العلوم قادیان وصیت ۵۸۰۳

(۷) ابو الفیض عبد الحی صاحب کٹنی دسی ۔ پی) " ۵۸۰۸

(۸) میاں جلال الدین صاحب ولد غلام محمد صاحب دار الفضل قادیان وصیت ۵۸۱۲

(۹) چوہدری اللہ دتہ صاحب حلقہ مسجد الفضل قادیان وصیت ۵۸۱۳

۱۰۔ چوہدری حمید اللہ صاحب سب جج فیروزپور " ۵۸۱۴

۱۱۔ فلائنگ لفٹیننٹ میاں محمد لطیف صاحب دار الانوار قادیان وصیت ۵۸۱۷

۱۲۔ نائک منظور احمد صاحب دار الانوار قادیان ۔ وصیت ۵۸۲۵

۱۳۔ ملک محمد صادق صاحب ولد ملک نظام الدین صاحب قادیان وصیت ۵۸۳۰

۱۴۔ عبد اللطیف ولد نظام الدین صاحب دار العلوم قادیان وصیت ۵۸۳۴

۱۵۔ قریشی فضل حق صاحب سکھوال ضلع گورداسپور وصیت ۵۸۴۶

۱۶۔ شیخ عبد الوہاب صاحب سکنہ سنور ریاست پٹیالہ وصیت ۵۸۶۱

۱۷۔ عبد الرزاق خان صاحب درد ۔ پونچھ ۔ وصیت ۵۷۸۹ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مجلس علم و عرفان بقیہ صفحہ ۳

اور رستہ میں ان پر حملہ ہو گیا۔ یا جنہوں نے خلاف ہدایت اپنے گھروں کو چھوڑا۔

حضرت عائشہ رضؓ نے جنگ جمل میں خود فوج کی کمانڈ کی ہے اور لڑائی کی ہے۔ جب دشمن حملہ کرتا ہوا آپ کی سواری کے قریب تک پہنچ گیا۔ اور ایک آدمی نے سودج کا پردہ اٹھا کر اندر جھانکا۔ تو آپ کو دیکھ کر کہنے لگا۔ ارے یہ تو سرخ و سفید رنگ والی عورت ہے۔ اگر حضرت عائشہ پردہ کرتی تھیں۔ تو اسے پردہ اٹھانے کے بعد آپ کے رنگ کا کیوں علم ہوا۔ اسے تو اس کا علم پہلے سے ہونا چاہیئے تھا پھر حضور نے فرمایا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ عورت پر ہر حالت میں ایک قسم کا پردہ واجب ہے۔ فقہاء نے اس بات پر بحث کی ہے۔ کہ حاملہ عورت کے اگر بچہ پیدا ہونے والا ہو اور ڈاکٹر کی ضرورت پڑے۔ اس وقت کیا مرد ڈاکٹر سے عورت بچہ جنوا سکتی ہے۔ بعض فقہاء نے کہا ہے۔ کہ جنوا سکتی ہے۔ اور بعض نے کہا کہ نہیں۔ پہلے گروہ میں سے پھر ایک گروہ نے کہا ہے۔ کہ اگر پردے کے خیال سے وہ مرد ڈاکٹر سے وہ بچہ نہ جنوائے اور مر جائے تو اس پر گناہ نہ ہو گا۔ لیکن دوسرے گروہ نے کہا کہ نہیں۔ اگر وہ اس وجہ سے مر جائے تو خودکشی کی مرتکب سمجھی جائے گی۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر ایک مرد سوار جا رہا ہو۔ اور وہ رستہ میں کسی عورت کو پیدل دیکھے۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ اس عورت کو اپنے پیچھے بٹھا لے۔ اب اگر یہاں پشاور میں ہی کسی جگہ سواری پر جا رہا ہوں۔ اور کوئی پیدل عورت جا رہی ہو۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ماتحت اس عورت کو پیچھے بٹھا لوں۔ تو یہاں کے اخبار ہی شور مچانے لگ جائیں گے۔ کہ دیکھو مرزائیوں کے امام نے بے شرمی سے کام لیا ہے۔ اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ حج کے موقعہ پر ہجوم کے زیادہ ہونے کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار سے نیچے گر گئے۔ ایک انصاری نے یہ دیکھ کر سواری سے چھلانگ لگائی اور آپ کے پاس آ کر کہا یا رسول اللہ میں مر جاؤں۔ آپ کو کوئی چوٹ نہ آئے۔ آپ نے فرمایا مجھے چھوڑو عورتوں کی طرف جاؤ اور ان کو اٹھاؤ اب اگر عورتوں کو ضرورت کے مطابق بھی ہاتھ نہیں لگاتا تھا۔ تو آپ یہ کیوں فرماتے کہ مجھے چھوڑو اور عورتوں کی طرف جاؤ اور ان کو اٹھاؤ۔

اس کے بعد یہ ذکر آگیا۔ کہ عورتوں کے پردہ کے بارہ میں بعض گھرانوں میں سختی سے کام لیا جاتا ہے۔ یعنی وہ ضرورت سے زیادہ پردے کرواتے ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔ دلی میں تو عورتوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ڈولیوں میں بٹھا کر لے جاتے ہیں۔

درخواست دعا

طلبائے جماعت ہشتم تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ سالانہ امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(محمد داؤد متعلم جماعت دہم)

حلقہ لاہور

دفتر اول چودھواں سال

- چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور ۴۲۵/-
- میاں حسن احمد صاحب دہلی دروازہ " ۸۰/-
- اہلیہ صاحبہ " " ۶۰/-
- محمد یحییٰ صاحب ابن حاجی موسےٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور ۲۰/۸
- عبد الماجد صاحب ۲۶/-
- میاں عزیز احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۴۰/-
- شیخ محمد عبد اللہ صاحب لنڈا بازار ۷۰/-
- منشی رحمت اللہ صاحب فیروزپوری حال دہلی دروازہ لاہور ۱۷/۲
- اہلیہ صاحبہ " " ۶/۲
- میاں معراج الدین صاحب بھاٹی دروازہ " ۱۸/-
- " محمد اقبال صاحب " ۲۰/۴
- قریشی عبد الغنی صاحب " ۱۲/۸
- رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عزیز احمد صاحب کوچہ چابکسواراں لاہور ۳۰/-
- ملک اللہ رکھا صاحب گڈس کلرک سلطان پورہ لاہور ۱۰/-
- ڈاکٹر سعید احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰۸/-
- عبد الحمید صاحب آف اوجلہ " ۶/۸
- چوہدری محمد افضل صاحب مزنگ " ۲۷/-
- خان رحمت اللہ خان صاحب " ۱۰/۴
- ملک عبد الوحید صاحب سلیم " ۶۴/-
- شیخ عبد اللطیف صاحب " ۵/-
- عنایت اللہ صاحب " ۴۰/-
- صوبیدار میجر ڈاکٹر محمد رمضان صاحب " ۲۷۵/
- مستری علم دین صاحب ڈیری فارم " ۵/۱۲
- سید محمود شاہ صاحب " ۶/۴
- عبد المالک صاحب " ۱۰/-
- صوبیدار محمد انور صاحب ۲۱/-
- کیپٹن حمید احمد صاحب کلیم " ۴۵۵/
- لفٹیننٹ نصیر احمد شاہ صاحب " ۳۹۱/-
- حوالدار کلرک محمد احمد صاحب مولوی فاضل " ۱۱۴/۱۳
- قاضی کریم اللہ صاحب آف فیض اللہ چک " ۹/-
- صوبیدار سردار احمد صاحب ملٹری فارم ۲۰/-
- کیپٹن غلام محمد صاحب کھوکھر ۵۰/-
- بابو محمد بشیر صاحب ایس۔ ڈی او سٹور آفس لاہور چھاؤنی ۱۰۱/-
- اہلیہ صاحبہ " " ۵۲/-
- مستری عبد الحکیم صاحب گنج مغل پورہ ۳۰/-
- اہلیہ صاحبہ " " ۲۵/-
- والد صاحب مرحوم " ۲۵/-

- عبد الرشید صاحب پسر عبد الحکیم صاحب گنج مغل پورہ ۱/۱
- عبد اللطیف صاحب " " ۱۳/-
- محمد الدین صاحب مرحوم " " ۷/۸
- محمود الحسن صاحب آئی۔ سی۔ ایس ۱۱ گورڈن روڈ لاہور ۱۴۰۰
- زینب حسن صاحبہ اہلیہ " ۱۱۶/
- غلام رسول صاحب ڈویژنل پے ماسٹر کمشن آفس ۵/-
- عبد الوہاب صاحب مزنگ لاہور ۱۰/۱۰
- شیخ عبد المالک صاحب امرتسری قلعہ گوجر سنگھ لاہور ۳۰/-
- آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب S.A.S. پولیس ہسپتال لاہور ۱۱/۵

- شیخ عباد الرحمٰن صاحب ۱۱ ایڈن روڈ لاہور ۱۷/-
- حافظ محمود الحق صاحب " ۸/-
- شیخ لال محمد صاحب دال محمد روڈ " ۱۴/-
- حکیم عبد اللطیف صاحب والٹن کیمپ ۲ ۷۰/-
- محمد صادق صاحب C.A.H.Q N.W.R ۵۰/-
- محمد حسین صاحب کنسٹیبل موٹر ڈرائیور P.S.D مین بازار لاہور ۱۸/۴
- سید محمد صدیق صاحب ہاشمی ہیڈ کلرک مکینکل لاہور ۳۰/-
- ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرتسری لاہور ۶۰/-
- اہلیہ صاحبہ " " ۶/۲

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء تک پورے کرنیوالوں کی فہرست

(۲)

الحمد للہ کہ احباب کرام نے تحریک جدید کے وعدے ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ بعض باوجود کوشش کے وقت پر ادا نہیں کر سکے انہیں اب اپنی کوشش کی باگ کو ڈھیلا نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ بلکہ وہ اس وقت تک آرام اور چین کا سانس نہ لیں جب تک اپنے اس نیک ارادے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ اور کوشش کر کے جلد سے جلد ادا کریں۔ جو احباب ان ایام میں بھی ادا نہ کر سکیں۔ وہ آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کرتے جائیں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۱ مئی ۱۹۴۸ء تک پورا ہو جائے۔ بلکہ وہ احباب جن کا وعدہ گذشتہ کسی ماہ میں ادا کرنے کا تھا۔ وہ اس ماہ میں ہی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جن کا وعدہ مئی جون یا جولائی اگست کا ہے یا دوران سال میں دینے کا ہے۔ انہیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ۳۱ مئی تک ادا کریں۔ کیونکہ ۳۱ مئی کی تاریخ سابقون کی دوسری صف ہے۔ اس تاریخ تحریک جدید کے اس سال کے چھ ماہ بھی پورے ہو جاتے ہیں۔ پس زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے پورے کرنے کی جدوجہد کریں۔ (وکیل المال)

- عصمت اللہ صاحب والد ڈاکٹر محمد اشرف صاحب لاہور ۵/۸
- شیخ لطیف الرحمٰن صاحب ۷ اگارڈ روڈ لاہور ۵۵/-
- اہلیہ صاحبہ " ۲۰/-
- ڈاکٹر عمر الدین صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ۱۶۰/-
- عبد الواحد صاحب S.W.P آف شملہ ۸۰/-
- سید محمد حسین شاہ صاحب دفتر چیف انجینئر محکمہ نہر پنجاب لاہور ۱۱۰/-
- شیخ سراج الحق صاحب آف خوشاب حال لاہور ۷۳/-
- جد امجد مولوی فضل حق صاحب " ۲۲/۱۰
- والدین مرحومین " " ۶/۲
- اصغری بنت سراج الحق صاحب ۲۱/-

- چوہدری اللہ بخش صاحب آف جالندھر حال لاہور ۱۲/۲
- محمود احمد صاحب گیس پلانٹ انسپکٹر ۶۰/-
- ملک محمد خان صاحب ریلوے پولیس لائن ۱۰/-
- مرزا محمد شریف بیگ صاحب بورسٹل جیل ۱۹/-
- " منجانب مرزا عالم بیگ صاحب " " ۱۳/-
- " قاسم بی بی صاحبہ " " ۹/-
- " اقبال بیگم صاحبہ " " ۹/-
- غلام فاطمہ صاحبہ ۹/-
- " کمال بیگ صاحب " " ۹/-
- " جیون بیگ صاحب " " ۹/-
- " سلیمہ صاحبہ " " ۹/-
- " بشریٰ صاحبہ " " ۷/-
- " راحت بیگم صاحبہ " " ۷/-
- ناصر احمد صاحب ناگپور حال لاہور ۲۵/-

- نصیر الدین صاحب پسر ناصر احمد صاحب ناگپور حال لاہور ۵/۳
- غلام حسن صاحب امرتسری ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور ۷/۸
- صوفی نبی بخش صاحب ہانڈو ۵/۱۴
- چوہدری غلام رسول صاحب A.S.M جیلو ۷۰/-
- محمد رمضان صاحب دولیوالہ ۱۰/-
- مولوی شیخ محمد صاحب دیہاتی مبلغ شمس آباد لاہور ۵/۱۳

ضلع شیخوپورہ

- بابو غلام رسول صاحب شیخوپورہ ۳۲/-
- میاں الطاف حسین خان صاحب ۱۸/-
- عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ اول " " ۹/-
- حمیدہ بیگم " " دوم " " ۹/-
- سید محمد مسعود احمد صاحب لاہور ۱۵۰/-
- والدہ صاحبہ مرحومہ " ۸/-
- عبد السلام صاحب سیدوالہ ۱۰/-
- اہلیہ صاحبہ " " ۷/-
- شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مریدکے ۱۹/-
- اہلیہ اول شیخ غلام محمد صاحب " ۶/۴
- " دوم " " ۶/۴
- چوہدری رحیم بخش صاحب چک جیوڑ ۱۷ ۲۰/-
- حکیم حاجی رحمت اللہ صاحب بنگلہ ہل ۲۶/-
- چوہدری محمد ابراہیم صاحب پٹواری ۸۰/-
- سید عبد المنان شاہ صاحب آف قادیان حال شاہ مسکین ۵/۱۳
- پیر اندتا صاحب چوہڑ کانہ شیخوپورہ ۷/۹
- حکیم مختار احمد صاحب معہ اہلیہ شاہدرہ ۵۴/-
- چوہدری رحمت علی صاحب کرتو ۶۲/-
- غلام فاطمہ اہلیہ صاحب " " ۶/۱
- ناصر احمد صاحب پسر " " ۶/۱
- نصیرہ بیگم صاحبہ دختر " " ۶/۱
- چوہدری نذیر احمد صاحب کرتو ۱۵/۴
- محمودہ بیگم صاحبہ دختر شیخ محمد انور صاحب موہن وال ۶/-
- حکیم عطا نبی صاحب گوہر ۷/۲
- ماسٹر برکت علی صاحب چک ۴۷ جنوبی ۱۱/-
- نذیر احمد صاحب پسر " " ۱۱/-
- چوہدری پیر محمد صاحب والد " " ۷/-
- " عطا محمد صاحب چچا " " ۷/-
- نواب بی بی صاحبہ زوجہ " " ۷/-
- نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب دفتر وکیل المال ۱۲/-
- " احمد دین صاحب ٹیالہ دوست محمد ۱۰۰/-
- امداد حسین صاحب ماچس فیکٹری شاہدرہ ۱۰/-

نام	رقم
سید علی صاحب واہڑ چک ۱۱۶ شیخوپورہ	۲۲/-
محمد ابراہیم صاحب جھٹوال "	۱۷/-
شیر محمد صاحب دوست پورہ "	۸/-
ضلع گوجرانوالہ	
سید عبد الرشید صاحب گوجرانوالہ	۳۵/-
ماسٹر محمد بخش صاحب آف قادیان "	۱۳/-
نذیر احمد صاحب پسر "	۱۳/-
عبد الرحمن صاحب سنگر مشین "	۲۴/-
اہلیہ صاحبہ "	۱۲/-
میر محمد اسلم صاحب گوجرانوالہ	۵/-
سید صادق علی صاحب آف قادیان حال محلہ گوبند گڑھ	۱۵۲/-
اہلیہ اول "	۷/۵/-
" دوم "	۷/۵
سید محمود علی صاحب پسر "	۱۵/۱
" حبیب اللہ صاحب پسر "	۶/۱۰
" سمیع اللہ صاحب پسر "	۶/۱۰
" مطیع اللہ صاحب پسر "	۶/۱۰
" مجیب اللہ صاحب پسر "	۶/۱۰
شمس النساء دختر صادقہ قمر دختر	۱۷/۱۰
نظام الدین صاحب سیالکوٹی	۵/۸
اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم آف قادیان	۲۰/-
" " ماسٹر محمد شفیع صاحب انسپکٹر	۵/۸
" بابو فضل الٰہی صاحب	۱۰/-
" شیخ عبد المجید صاحب	۹/-
" شیخ مختار نبی صاحب آف قادیان	۱۴/-
شیخ محمد عبد اللہ صاحب ہاگورا وزیر آباد	۲۰/-
ملک حسن محمد صاحب "	۲۵/-
خوشی محمد صاحب مدرسہ چٹھہ	۱۰/۴
قاضی ضیاء اللہ صاحب حافظ آباد	۴۰/-
مولوی غلام احمد صاحب پنسال نویس	۸/-
میاں غلام محمد صاحب واچ میکر	۲۵/-
مولوی محمد مراد صاحب ضیاء	۷/-
میاں غلام محمد صاحب بھاکا بھٹیاں	۱۰/-
ہمشیرہ مہر بی بی صاحبہ "	۱۰/-
محمد امیر صاحب "	۱۰/-
سپاہی ظہور احمد خانصاحب "	۹/۲
محترمہ حسین بی بی صاحبہ ایمن آباد	۱۰/-
کلثوم بیگم صاحبہ "	۷/۸
محمد جمال صاحب سکرٹری ترگڑی	۸/-
اللہ دتا صاحب "	۵/۴
پیر محمد صاحب پیر کوٹ	۱۲/۱۲
حکیم محمد اسماعیل صاحب پیر کوٹ	۱۱/۸
عزیز احمد صاحب پیر کوٹ	۸/۸
چوہدری سلطان علی صاحب گجو چک	۱۰/-
پیر محمد شریف صاحب ہاشمی "	۲۰/-
" منجانب پیر محمد عظیم صاحب "	۱۶/-
چوہدری سردار خانصاحب موہلنکے	۲۰/-
" غلام حسین صاحب "	۳۶/۲
فتح بی بی صاحبہ اہلیہ "	۵/۱۰
رحمت علی صاحب عرف جھنگا دولت پور	۶/۸
چوہدری سلطان علی صاحب	۲۰/-
چوہدری علی احمد صاحب گنسیاں والہ	۱۲۰/-
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ "	۴۰/-
سید احمد حسن صاحب ہیڈ کنسٹیبل گوجرانوالہ	۳۵/-
شیخ عبد الرشید صاحب گکھڑ	۵۰/-
اہلیہ صاحبہ "	۵۰/-
غلام محمد صاحب میل اوورسیر حافظ آباد	۳۶/۷
عبد الرشید صاحب وادیشکے	۱۵/-
محمد عبد اللہ صاحب سوہاوہ ڈھلواں	۱۴/-
عبد المجید خانصاحب گھولو والہ	۱۰۰/-
ماسٹر عطاء محمد صاحب آف قادیان حافظ آباد	۳۰/-
محمد سعید صاحب بقاپور - گوجرانوالہ	۲/-
ضلع لائلپور	
افتخار احمد صاحب کاٹن ملز لائل پور	۷/۸
والدہ صاحبہ "	۷/۸
بابا بوڑا صاحب "	۵/-
چوہدری جان محمد صاحب امیر جماعت چک ۳۱۲ کتھووالی	۱۷/-
چوہدری نعمت علی صاحب جڑانوالہ	۸۰/-
منشی عبد العزیز صاحب شیخ غلام حسین صاحب آڑھتیان گوجرہ	۲۲۰/-
ڈاکٹر محمد الدین صاحب سول ہسپتال معہ اہل و عیال گوجرہ	۱۰۳/-
خواجہ عبد الحق صاحب گوجرہ	۹/۲
مرزا غلام مصطفٰے صاحب گوجرہ	۳۱/-
میاں محمد لطیف صاحب آف قادیان گوجرہ	۱۸/-
والدہ صاحبہ "	۷/-
اہلیہ صاحبہ "	۷/-
مستری عبد الحمید صاحب "	۱۱/۵
رشم بی بی صاحبہ اہلیہ بابو مولا بخش صاحب گوجرہ	۵/-
چوہدری ثناء اللہ صاحب شبلی چک ۲۷ بہلولپور	۴۰/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری حفیظ احمد صاحب ٹیڈر الیس الف "	۱۵/-
منشی الیاس الدین صاحب آف قادیان لاسپور	۱۱/-
چوہدری صلاح الدین صاحب "	۳۰/-
مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل چک ۲۷۶ گوکھووال	۱۰۱/-
جنت النساء بیگم صاحبہ بنت فضل الدین صاحب چک ۲۶۴ گ ب	۵/۶
چوہدری عبد اللطیف خانصاحب چک ۸۸ ج ب	۶/-
خان بہادر چوہدری نعمت خانصاحب چک ۲۳۰	۲۹۵/-
والدہ مرحومہ چوہدری صاحب موصوف	۱۴/-
امۃ البتول صاحبہ اہلیہ امداد علیخاں صاحب لائلپور	۸/-
محمد حسن صاحب چک ۳۳۵ گ ب ضلع لائل پور	۲۰/-
والدہ صاحبہ محمد حسن صاحب چک ۳۳۵ گ ب "	۲۰/-
عاشق محمد خاں صاحب چک ۶۵ گ ب ضلع لائلپور	۲۰/-
منشی سکندر علی صاحب آف قادیان چک ۲۱۰ گ ب "	۱۳/۱۲
محمد صادق صاحب آف قادیان چک ۳۰۶ "	۱۰/-
حکیم شوق محمد صاحب آف قادیان چک ۲۹۵ ٹوبہ "	۸/۲
چوہدری عطاء الٰہی صاحب ۱۹۵ R.B. لائل پور	۸/۱۲
" آفتاب احمد صاحب آف قادیان چک ۴۹ "	۱۵/-
حسن صاحب رہتاسی - لائل پور	۱۵/-
چوہدری عبد الباری صاحب آف قادیان آڑھتی منڈی جھنگ مگھیانہ	۲۰/-
حکیم یوسف علی صاحب چک ۲۵۷ لائل پور	۵/۱۲
مولوی محمد زاہد صاحب شورکوٹ	۲۱/-
صدر الدین صاحب "	۱۱/-
محمد تقی صاحب مسجد احمدیہ چنیوٹ	۱۰/۸
مستری محمد یعقوب صاحب آف قادیان چنیوٹ	۱۱/-
محمد رفیق صاحب "	۶۵/-
عابدہ خاتون صاحبہ بنت خان بہادر ابو الہاشم صاحب چنیوٹ	۲۰/-
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب آف قادیان جھنگ	۶۰/-
اہلیہ صاحبہ "	۷/-
ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب "	۸/-
میاں محمد صاحب چک ۱۳۵ "	۲۰/-
اہلیہ صاحبہ ملک خدا بخش صاحب سرگودھا	۱۲/-
ڈاکٹر ایس - اے صوفی بلاک ۱۱ "	۲۰/-
شیخ عبد الرحیم صاحب پراچہ آف قادیان "	۲۲۵/-
اہلیہ صاحبہ "	۱۵۰/-
عبد اللطیف پسر "	۴۰/-
عبد الوحید پسر "	۳۵/-
عطیہ بنت "	۳۰/-
عبد المجید پسر "	۲۰/-
سردار عبد الرحمن (مہر سنگھ) آف قادیان حال سرگودھا	۱۴/-
محمد سہیل الرحمن صاحب پٹواری فتح گڑھ۔ بھیرہ	۵۴/-
مخدوم محمد ایوب صاحب "	۱۵/-
شیخ فضل الٰہی صاحب سیٹھی جہلمی بھیرہ	۵/۱۲
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیر نہر خوشاب	۱۲۰/-
ملک شیر بہادر خانصاحب آف قادیان "	۲۲/۸
اہلیہ مرحومہ "	۹/۸
میاں خدا بخش صاحب آدرحمہ	۱۵/۸
چوہدری شیر علی صاحب پڑھار آدرحمہ	۱۰/-
چوہدری دل احمد صاحب راجپوت "	۱۲/-
چوہدری محمد سعید صاحب "	۲۵/-
چوہدری غلام فرید صاحب مرحوم آدرحمہ	۷/۴
" نذیر احمد صاحب چک ۳۳ جنوبی	۲۰/-
" بشیر محمد صاحب "	۶/۸
شیخ عبد الرحمن صاحب دوکاندار کوٹ مومن	۱۱/-
چوہدری رحمت خان صاحب "	۷/۱۱
اہلیہ صاحبہ "	۷/۱۲
مولوی احمد دین صاحب چک ۱۱۶ جنوبی	۲۵/-
چوہدری فتح خانصاحب نمبردار چک ۳۵ ج	۱۲۵/-
چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ ج	۲۵/-
والد صاحب مرحوم "	۲۵/-
والدہ صاحبہ مرحومہ "	۱۷/-
اہلیہ صاحبہ "	۱۷/-
بچگان "	۱۷/-
چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ "	۲۰/-
اہلیہ صاحبہ "	۱۱/-
والدہ صاحبہ "	۱۶/-
احمد دین صاحب برادر "	۱۱/-
اہلیہ صاحبہ "	۱۱/-
چوہدری اسد اللہ صاحب "	۱۱/-
شریفہ بیگم صاحبہ بنت "	۸/-
نذیر بیگم صاحبہ "	۸/-
ہمشیرہ صاحبہ "	۸/-
میاں محمد الدین صاحب چک ۴۶ شمالی	۲۴/-
چوہدری محمد الدین صاحب مہاجر "	۲۵/-
" جلال الدین صاحب چک ۳ جنوبی	۱۶/-
والدہ صاحبہ چوہدری بدر سلطان صاحب آدرحمہ	۱۰/۸
محترمہ حاکاں بی بی صاحبہ بھیرہ	۶/-
کرامت اللہ عرف ننھے خاں صاحب سلانوالی	۲۱/-
صوبیدار مرزا محمد خان خانصاحب مسجد احمدیہ بھیرہ	۲۰۲/-
والد مرحوم "	۶/۴
والدہ صاحبہ "	۶/۴
شیخ پیر اللہ ما صاحب خسر "	۶/۴
منشی فضل الدین صاحب آف قادیان چک نمبر ۱۵۵ شمالی	۱۰/-
منشی خدا یار صاحب پٹواری چک ۹۸ شمالی	۸/۴

وہ احباب جو اب تک تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ اور وہ اب اپنے لئے آمد پیدا کر رہے ہیں۔ انہیں تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال چہارم میں کم سے کم اپنی ماہوار آمد کا نصف حصہ دیکر شامل ہونا چاہیئے۔ خصوصیت سے شہری جماعتوں کے عہدہ دار اپنے ایسے نوجوانوں کو شامل کریں۔ اور ان کے وعدوں کی فہرست ارسال فرمادیں۔ وکیل المال تحریک جدید

دفتر دوم سال چہارم

لاہور

اہلیہ مستری محمد یحییٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور ۵/۸
میاں عبد الوہاب صاحب ماڈل ٹاؤن ۷/۰۰
ملک عطاء الرحمن صاحب راوی روڈ ۱۶۰/-
اہلیہ ۵۰/-
بچگان ۲۵/-
اہلیہ خان رحمت اللہ خانصاحب مزنگ ۶/۴
والدصاحب ۶/۴
چوہدری منور احمد صاحب ۲۱/-
مبارک احمد صاحب گنج ۱۰/۴
عبد الجلیل صاحب ۸/-
اہلیہ محمد شفیع صاحب ۱۰/-
ملک رشید احمد صاحب ۱۰/-
S.A.C شفیق صاحب لاہور کینٹ ۱۲۵/-
والدہ صاحبہ ۸/-
صوبیدار بشیر احمد صاحب لاہور کینٹ حال ایبٹ آباد ۱۲۵/-
مستری محمد الدین صاحب لاہور ۱۰/۸
اہلیہ ۴۰/-
وارنٹ آفیسر خالد محمود بھٹی لاہور کینٹ ۸۰/-
اہلیہ حمید احمد صاحب کلیم ۶۵/-
پسر ۲۰/۸
صوبیدار اللہ دتہ صاحب ۱۲۵/-
اہلیہ مولوی محمد احمد صاحب ۵/۳
اہلیہ منشی رحمت اللہ صاحب پٹواری لنڈا بازار ۵/۸
ہدایت اللہ صاحب پسر ۵/۸
بشارت اللہ ۵/۸
عبید اللہ صاحب ۵/۸
نصرت بیگم بنت ۵/۸
غلام مجتبےٰ صاحب ولد غلام مصطفےٰ صاحب میو ہسپتال لاہور ۷/-
رفعت بیگم اہلیہ مسعود احمد صاحب خورشید گاف روڈ لاہور ۸/-
سید عبد المجید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۵۲/-
اہلیہ محمود احمد صاحب گیس پلانٹ آفیسر ۳۰/-
والدہ محمد اشرف صاحب ایڈیشنل پولیس ہسپتال روڈ لاہور ۵/۳
اقبال حیدری صاحبہ آسٹریلیا بلڈنگ لاہور ۱۰/۱
ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حسن محمد خانصاحب مرحوم آسٹریلیا بلڈنگ لاہور ۵/۳
اہلیہ ملک عبد الوحید سلیم چوبرجی لاہور ۸/-
ملک عبد الحفیظ صاحب ۸/-
استانی رحمت النساء صاحبہ سنوری شہید ۵/۵
حمید کلثوم بنت ۵/۵
کلثوم ۵/۵

ڈاکٹر مس ستارہ جبین صاحبہ چوبرجی لاہور ۲۵/
والدہ صاحبہ ۲۵/-
خالہ مرحومہ ۵۰/-
چوہدری جمال الدین صاحب ہڈیارہ ۲۵/-
اہلیہ مستری غلام محمد صاحب ۵/-
مختاراں بی بی صاحبہ ۱۰/-
حمیدہ بانو اہلیہ سربلند صاحب ۵/-
اہلیہ ملک عبد الحکیم صاحب ماڈل ٹاؤن ۱۶/-
قریشی عبد العزیز منجانب نبی کریم صلعم جوڑہ قصور ۵/-
محمد شفیع صاحب پٹواری کھڈیاں ۲۸/-
چوہدری عطاء الرحمن صاحب شیخوپورہ ۵/۲
ملک ظہور الدین صاحب شاہدرہ ۲۵/۸
استانی سارہ بیگم صاحبہ ۶/۸
شیخ محمد صدیق صاحب کوٹ رحمت خاں ۹۰/-
محمد بی بی صاحبہ مہاجرہ ۷/۸
ملک محمد موسیٰ صاحب آنبہ ۲۰/۰
رائے علی اکبر صاحب ۸۵/-

عبد الرحمن صاحب دیہاتی مبلغ کوٹ امیر علی ۱۲/۵
اہلیہ ۵/۴
پسر علی محمد صاحب کرم پور ۱۰/۸
میاں منیر الدین صاحب گوجرانوالہ ۵/۶
قمر الدین صاحب ۵/۶
اقبال بیگم صاحبہ ۶/-
امۃ الحفیظ بیگم بنت شیخ مختار نبی گوجرانوالہ ۸/-
امۃ الہادی ۸/-
امۃ الرفیق ۸/-
اہلیہ عبد الرحمن صاحب (زینب بی بی) ۵/۳
محمد اسحٰق صاحب گوجرانوالہ ۹/-
چوہدری فضل داد صاحب فیروزوالہ ۵/-
میاں نظام الدین صاحب ۳/-
رحمت علی صاحب ملی ۶/-
سلطان احمد صاحب کھیوورل ۵/-
عطاء محمد صاحب ۵/-
چوہدری محمد شفیع صاحب حافظ آباد ۵۶/-

ہندوستان اور مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب میں آنے والے بعض احباب کے ذمہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کا وعدہ قابل ادا ہے۔ جو گذشتہ سال کے فسادات کی وجہ سے ہے۔ اب چونکہ صورت حال تبدیل ہو رہی ہے۔ اور ان میں سے بعض احباب نے ادا بھی کر دیا ہے۔ اسی لئے بقایا دار احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اس بقایا چندہ کو جلد سے جلد پورا کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ اگر وہ یکمشت نہیں ادا کر سکتے۔ تو ماہوار قسط سے دے لیں۔ کیونکہ تحریک جدید میں اپنی سہولت کے مطابق ادا کرنے کی عام اجازت ہے۔

اہلیہ صاحبہ رائے علی اکبر صاحب آنبہ ۸/-
نور محمد صاحب مہر سیدوالہ ضلع شیخوپورہ ۵/-
انور احمد صاحب زرگر ۱۰/۶
شریف احمد ولد محمد وریام صاحب ۶/۶
مراد علی صاحب اٹھوال حال بہوڑو چک ۱۸ ۱۱/-
حکیم عبید اللہ صاحب ۱۵/-
ماسٹر محمد انور صاحب نواں کوٹ ۱۵/-
چوہدری محمد حسین صاحب S.D.O ٹھاروال ۲۲۵/-
محمد شفیع پسر ۲۳/-
چوہدری ظہور حسین صاحب مرحوم ۱۶/-
فتح محمد صاحب ۴۰/-
الٰہی بخش صاحب دادا مرحوم ۱۶/-
مائی حکماں بی بی دادی مرحومہ ۱۶/-
برکت بی بی والدہ محمد حسین صاحب ۴۶/-
نواب بیگم اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب ۱۶/-
سردار بیگم صاحبہ بنت ۱۳/-
ممتاز بیگم ۶/-
راج بی بی صاحبہ جھٹواں ضلع شیخوپورہ ۵/۴
رسول بی بی ۵/۴

چوہدری سلطان احمد صاحب بٹ حافظ آباد ۱۸/-
خوشی محمد صاحب بیلدار ۲۰/-
محمد یٰسین صاحب فٹر ۳۰/-
میاں شریف احمد صاحب ۱۳/-
اہلیہ میاں سلطان علی صاحب گجوچک ۵/۸
ملک بشیر احمد صاحب ناصر زرگڑی ۱۶/-
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب پریم کوٹ گوجرانوالہ ۶/-
محمد ابراہیم صاحب ۶/-
محمد خان صاحب ۶/-
محمد جلال صاحب نومسلم ۵/-
والدہ شیخ نثار احمد صاحب ایمن آباد ۵/۱۰
سکینہ بیگم بنت پیر محمد صاحب پیرکوٹ ۶/-
اہلیہ عبد الرشید صاحب درویش گوجرانوالہ ۱۵/-
بشیر احمد صاحب فٹر کلاسکی ۳۳/-
سکینہ بیگم اہلیہ ۶/-
غلام حیدر صاحب زرگر ۱۱/-
محمد ابراہیم صاحب بھڑی شاہ رحمن ۱۰/-
چوہدری فضل حق صاحب تیاہم پور ۵۱/-
محمد اشرف صاحب زراعتی کالج لائلپور ۲۳/-

برادر مرحوم چوہدری محمد اشرف صاحب زراعتی کالج لائل پور ۱۲/-
اہلیہ عباد الرحمن صاحب بھاگووالڈی لائلپور ۲۰/۶
امۃ الرشید بنت خواجہ عبد الرحمن صاحب گوجرہ ۸/-
میاں عبد الرحمن صاحب صراف جڑانوالہ ۲۵/-
ماسٹر محمد حسن صاحب ۱۲/-
رحمت علی صاحب ۳۲/-
اہلیہ محمد اقبال صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵/-
غلام شبیر صاحب S.D.O ۱۵/-
چوہدری عبد المالک صاحب پنشنر ۱۳۷ لائلپور ۱۰۵/-
اہلیہ ۲۵/-
چوہدری سلطان احمد صاحب ۱۶۹ ۱۵/-
حمید علی صاحب ۵۶۵ ۷/-
محمد رفیق صاحب ۵/-
رحمت بی بی صاحبہ ۵/۲
چوہدری رحمت علی صاحب ۲۳۳ ۶/۸
احمد الدین صاحب ۶/۸
ڈاکٹر محمد منظور احمد نجمی ۲۴۲ ج ب لائل پور ۴۱/۸
اہلیہ عبد الستار صاحب ۵/۶
ظہور احمد شاہ ۵/۸
مسعودہ بیگم صاحبہ ۵/۶
مولوی غلام نبی صاحب ۲۸۱ ۱۰/۱۲
چوہدری غلام نبی صاحب ۱۰/۱۲
والدہ عبد الغنی صاحب کریام حال ۱۰۹ ج ب ۵/۱۲
چوہدری فتح محمد صاحب ۳۱۲ کتھووالی ۷/-
عبد الرحمن صاحب ۱۰۸ ج ب لائلپور ۱۰/-
غلام محمد صاحب ۴۳۸ بھرٹت ۱۲/-
شریف احمد ۹۲۶۶ حال ۱۴۶ گھیوال ۳۲/-
امۃ الحفیظ بنت حاجی غلام حسین صاحب پنشنر جھنگ ۸/-
مستری عبد العزیز صاحب چنیوٹ ۵/-
غلام محمد صاحب ۵/-
حکیم حاذق مولوی عبد الرحمن صاحب شورکوٹ ۱۰/۶
ممتاز احمد صاحب حویلی فارم شورکوٹ ۲۵/-
مستری سلطان احمد صاحب لالیاں جھنگ ۵/۳
عائشہ اہلیہ میرولی ہزاروی جھنگ ۵/۶
رحمت علی صاحب احمد نگر ۲۰/-
محمد بخش صاحب سرہندی ۵/-
عبد الغنی ۵/-
قادر بخش ۵/-
یوسف زمان صاحب ۴۸/-
شیخ محمد رفیع صاحب وکیل سرگودھا ۱۰۸/-
بابو عبد الغفار صاحب پنڈیوالی ۳۴/-
ملک خدا بخش صاحب منجانب مبارک احمد سرگودھا ۶/-
منظور احمد ۶/-

خان عبدالستار صاحب سرگودھا -/۲۶
والد شیخ محمد عالم صاحب " ۲۰/۶
ملک محمد حسین صاحب خوشاب آف قادیان ۷/۸
شمیم اختر بنت شیر بہادر خان " " ۶/۸
مسعودہ بیگم بنت " " " " ۶/۸
محمود احمد ولد فتح علی صاحب ۹۸ سرگودھا ۶/۴
نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اقبال ۹۶ شمالی -/۵
فاطمہ بیگم اہلیہ منور احمد صاحب " " -/۵
نصیرہ بیگم اہلیہ مبارک احمد صاحب " " -/۵
محمود احمد صاحب صاحب ۴۲ جنوبی سرگودھا -/۹
بیگم بی بی اہلیہ میاں محمد دین صاحب ۱۲۶ شمالی -/۷
راجہ بشیر خان صاحب ادرحمہ -/۶
فضل شاہ صاحب ۱۱۶ سرگودھا -/۵
مستری قربان حسین صاحب " ۱۰/۹
فیروزہ بیگم اہلیہ فضل شاہ صاحب " -/۵
سردار بیگم ۳۷ جنوبی -/۶
رشید الدین صاحب " -/۵
رشیدہ بیگم اہلیہ عبدالغنی صاحب ۴۷ ج ۵/۳
حمیدہ بیگم اہلیہ عبدالغفور صاحب ۴۷ ج -/۵
قمر النساء دختر چوہدری محمد اکرم صاحب گجرات -/۱۵
قانتہ بیگم صاحبہ بنت راجہ علی محمد صاحب " -/۱۸
آصفہ بیگم صاحبہ " " " " -/۱۸
میاں محمد سرور صاحب انسپکٹر کوآپریٹو " -/۱۰۰
صوبیدار عبدالحق صاحب لالہ موسیٰ -/۱۰۰
عائشہ بی بی اہلیہ غلام محی الدین صاحب " -/۵
ناصرہ بیگم بنت چوہدری فضل الٰہی صاحب بدیال -/۶
غلام احمد صاحب نومسلم سعد اللہ پور -/۱۵
سید گلزار حسین صاحب گولیکی -/۵۰
مرزا افضل کریم صاحب فتح پور گجرات ۳/۴
سید محمد شاہ صاحب " " ۶/۴
چوہدری فیض احمد صاحب " " ۵/۲
میاں عبداللہ خان صاحب " " -/۵
" عبدالمالک صاحب " " -/۳
میر حاکم علی صاحب شیخ پور گجرات ۱۰/۳
مستری عبدالحکیم صاحب کنجاہ " ۱۱/۸
میاں محمد دین صاحب مغل " ۲۲/۸
حکیم برکت اللہ صاحب " -/۱۱
اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب " ۵/۸
زینب بی بی صاحبہ چوکنانوالی " ۷/۸
چوہدری اللہ دتا صاحب سلوکے " -/۵
" رحمت خانصاحب " -/۶
بہشت بی بی صاحبہ " ۵/۱
سردار بی بی صاحبہ " ۵/۲
غلام حیدر صاحب چوہالی " -/۵

سردار علی صاحب چوہالی سوکے گجرات -/۶
فاطمہ بی بی صاحبہ " " -/۶
منشی فضل احمد صاحب بجوکے " -/۱۳
فضل بی بی صاحبہ " -/۵
رسول بی بی اہلیہ فضل احمد صاحب -/۶
غلام قادر صاحب شادیوال -/۲۴
حسین بی بی صاحبہ اہلیہ غلام محمد صاحب " -/۵
بشیر احمد ولد مولی بخش عالم گڑھ -/۴۸
میاں علم دین صاحب مونگ گجرات ۶/۱۰
سید حیدر شاہ صاحب " " ۵/۶
خوشی محمد صاحب کلا مونگ ۶/۴
سید عبدالحکیم شاہ صاحب گھیڑ -/۱۵
سید عبدالمجید شاہ صاحب گھیڑ گجرات -/۵
" عبدالرفیق " " -/۵
محمد یوسف شاہ صاحب " -/۵
محمد اسمٰعیل صاحب حمدانہ گجرات ۱۰/۵
چوہدری نذیر احمد صاحب جہلم -/۲۰۰
اہلیہ شیخ عبدالرحیم صاحب قصاب " -/۵
حاجی شیخ فضل حق صاحب " -/۱۵
برکت علی صاحب محمود آباد " ۶/۹
استانی سردار بیگم صاحبہ دوالمیال -/۲۳
ملک عبدالغنی صاحب ۱۱ حال قصور -/۱۰۰
فضلاں بی بی صاحبہ دوالمیال -/۱۴
حافظہ راج بی بی صاحبہ " -/۱۱
غلام فاطمہ اہلیہ عبداللہ خانصاحب " -/۲۳
محمد شریف صاحب کالا گجراں -/۱۲
ملک عبدالمالک صاحب رہتاس -/۱۰
" عبدالواحد صاحب " -/۱۰
" عبداللہ ولد انار خان ننوٹ -/۲۱
" خان بہادر خان " -/۵۰
چوہدری دین صاحب بھٹی راولپنڈی -/۹۵
والدہ " " " ۶/۸
حوالدار برکت علی صاحب " -/۶۰
اہلیہ قاضی نصیر احمد صاحب بھٹی " ۶/۴
محمد ظفر پسر ماسٹر امیر عالم کوٹھی " -/۱۰
میاں محمد دین صاحب آف کوٹھی " ۶/۴
لفٹنٹ میرزا امیر احمد صاحب چک لالہ -/۱۱۰
اہلیہ جمعدار عبدالغنی صاحب راولپنڈی -/۱۲
محمد صدیق صاحب گن فٹر ۲۶/۸
امۃ الحفیظ اہلیہ مستری عبدالغنی آف قادیان ۱۵/۳
امۃ الکریم " " فضل حق " " ۶/۳
حال ڈیرہ غازیخان
سردار غلام محمد خان صاحب کوٹ قیصرانی -/۴۴
حوالدار کلرک مختار محمود صاحب ایبٹ آباد -/۱۵

بیگم سید پیر زمان شاہ صاحب مانسہرہ -/۵۰
دختر " " " -/۲۵
مبارک احمد پسر " " -/۲۵
سید عبدالرحیم صاحب پھگلہ " -/۱۴
ڈاکٹر عبدالقادر صاحب تلہ گنگ -/۱۵۰
اہلیہ شمس الدین خانصاحب پشاور -/۸
اہلیہ قریشی آفتاب احمد " -/۹
میاں عبدالوکیل صاحب " ۲۸/۱۲
امۃ الحی بنت حکیم مرغوب اللہ صاحب " -/۷
بشریٰ " " " " -/۷
امۃ الوحید بنت سید عبدالوحید صاحب پشاور -/۱۲
بشریٰ بیگم اہلیہ سید اسلام صاحب " -/۶
نائک فرسٹ روشن الدین صاحب پشاور کینٹ -/۷۲
مسز کیپٹن ضیاء الدین صاحب " -/۳۵

میمونہ صاحبہ اہلیہ کیپٹن ضیاء الدین صاحب پشاور کینٹ -/۱۰
فرسٹ محمد شریف صاحب " -/۲۵
نصیرہ بیگم اہلیہ عبدالغفور خانصاحب پشاور -/۱۵
اہلیہ محمد رفیق صاحب بھٹی " -/۲۰
صوبیدار امیرزادہ خان صاحب اسماعیلہ -/۲۰
اہلیہ " " " -/۵
حکیم عبدالعزیز صاحب ہوتی مردان -/۳۵
مرزا صفدر خان صاحب " " -/۲۰
اہلیہ " " " -/۱۰
" سید محمد اشرف صاحب " ۵/۴
بابو نصر اللہ خان مرحوم " -/۱۳
فضل بی بی بنت " " " -/۱۲
جمعدار محمد سعید صاحب نوشہرہ کینٹ -/۴۵
ملک محمود احمد صاحب " " " -/۸۰

چندہ کی تفصیل دینا ہر چندہ دینے والے کا اپنا فرض ہے

ہر وہ احمدی جو اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے قربانی کر رہا ہے۔ اگر وہ کسی جماعت میں شامل ہے۔ تو اپنی جماعت کے محصل یا محاسب کو اپنے چندہ کی رقم دے کر اسے لکھوانا ہے۔ کہ اس میں میرا چندہ عام یا وصیت میں اتنی رقم لکھیں۔ اور اگر اس کے ذمہ جلسہ سالانہ بھی ہے۔ تو اس کا چندہ اس قدر درج کریں۔ اور اگر اس کا وعدہ تحریک جدید کا ہے۔ تو وہ خود بتاتا ہے۔ کہ اس قدر رقم چندہ تحریک جدید کی ہے۔ اسی طرح اگر اس کا وعدہ مرکز حفاظت مرکز پاکستان کا بھی واجب الوصول ہے۔ تو اس میں بھی بتاتا ہے۔ اس قدر رقم ہے۔ پس یہ اس کے ذمہ ہے۔ کہ وہ اپنی ادا کردہ رقم کی تفصیل لکھوا دے۔ اور اس تفصیل کے مطابق اپنی رسید محصل یا محاسب مقامی سے حاصل کرے۔

اسی طرح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جو احباب اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۶ یا ۱/۳ یا ۱/۲ حصہ دے رہے ہیں۔ وہ بھی ظاہر کریں۔ کہ مثلاً ایک شخص ۱/۲ دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ وہ اپنے محصل یا محاسب کو اپنی ماہوار آمد کا ۱/۲ حصہ دیتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ خود بتائے کہ میرے اس چندہ میں چندہ عام یا وصیت اس قدر ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ اگر اس کے ذمہ ہے اس قدر ہے۔ چندہ حفاظت مرکز پاکستان کے وعدے میں سے اس قدر ہے۔ اور چندہ تحریک جدید کا وعدہ اتنا ہے۔ اس میں سے اس قدر رقم چندہ تحریک جدید میں لکھ لیں۔ اس حساب کے مطابق میری اتنی رقم باقی ہے۔ وہ "حضور جہاں چاہیں" والی میں لکھ کر رسید دے دیا۔ پس احباب کو یاد رہے۔ کہ جس طرح ان کے ذمہ تھا۔ کہ وہ اپنے چندوں کی تفصیل دیں۔ اسی طرح اب بھی ان کے ذمہ ہے۔ کہ وہ ۱/۱۶ یا ۱/۳ یا ۱/۲ جس طریق سے بھی اپنے وعدے کے مطابق دے رہے ہوں اسے محصل یا محاسب کو دیتے ہوئے یا یہاں براہ راست ارسال فرماتے ہوئے تفصیل دے کر روپیہ ارسال فرمائیں۔ یہاں ایسے چندہ کی تقسیم نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ دفتر محاسب کو کیا علم ہے۔ کہ انہوں نے کتنا کتنا چندہ دینا ہے۔ یہ چندہ دینے والے کو علم ہے۔ کہ اس کے ذمہ کیا کیا واجبات ہیں۔ اس لئے تفصیل دینا اس کا اپنا فرض ہے۔

جماعتوں کے عہدہ دار خصوصیت سے یہ بھی نوٹ کریں۔ کہ جن دوستوں نے گزشتہ مہینوں میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۶ یا ۱/۳ یا ۱/۲ حصہ دینا منظور کیا ہے۔ اور اس وقت سے دے رہے ہیں۔ اس وقت انہوں نے کسی غلط فہمی کی بناء پر اپنے ۱/۲ حصہ یا ۱/۱۶ حصہ کی تفصیل نہیں دی ہے۔ وہ بھی اسی طرح اب تفصیل بنا کر محاسب صاحب لاہور سے رسید حاصل کر لیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

نظام روحانی اور ابلیس

(از مکرم صاحبزادہ میاں عباس احمد صاحب)

حال ہی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں علماء سے اس بارہ میں غور کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ آیا اللہ تعالے نے ابلیس کو پیدا ہی بطور مغوی وجود کیا تھا یا یہ ایک بعد کا حادثہ تھا جو تخلیق انسان کی غرض کے ساتھ وابستہ نہیں۔ میں اپنے تئیں علماء کے زمرہ میں تو شامل نہیں کر سکتا۔ لیکن چونکہ یہ مسئلہ ہر انسان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور نظام روحانی پر غور کرنے والے کو ضرور متشوش کرتا ہے۔ اور اسی ضمن میں میرے دماغ کو بھی پریشان کرتا رہا ہے۔ اس لئے میں نے جو غور کیا ہے۔ اسے قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے دو فائدے ہوں گے۔ اول یہ کہ مسئلہ صاف ہو جائیگا اور ہمارے ازدیاد علم کا باعث ہو گا۔ دوئم ہم نوجوانوں کو ان امور پر غور و خوض کرنے کی مشق ہو گی جیسا کہ مجھے علم ہے۔ حضرت میاں صاحب کی اس بارہ میں دعوت کے نتیجہ میں نوجوانوں میں بھی ہل چل پیدا ہوئی ہے کہ وہ اس مسئلہ پر غور کریں۔ اور صحیح نتیجہ پر پہنچیں میرے اس مضمون سے شاید مزید جنبش شروع ہو جائے اور مضمونوں کا ایک مفید سلسلہ قارئین الفضل کے سامنے پیش ہونے لگے۔

مسئلہ مذکورہ کو سمجھنے کے لئے ہمیں پہلے اسبات پر غور کرنا ہو گا کہ انسان کی تخلیق کی غرض کیا ہے۔ اس غرض کے متعلق غالباً یہودی عیسائی اور مسلمان متفق ہیں کہ اس کی غرض یہ تھی کہ اللہ تعالے نے چاہا کہ انسان کو اپنی صورت پر پیدا کرے خدا تعالے چاہتا تھا کہ دنیا میں خدانما وجود پیدا کرے اور اس خدانمائی کے لئے انسان میں جن قابلیتوں کی ضرورت تھی۔ اللہ تعالے نے ان کو اس میں پیدا کیا۔ ہر جنس کے جوڑے کو اپنی جنس کے ساتھ ہی رغبت ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو خدانما وجود بنانے کے لئے اللہ تعالے نے اپنی صفات کی ایک پھوار اس پر ڈال دی تا وہ اس سے پیوند کر کے خدانما وجود بن جائے۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالے نے سب سے بڑی دولت کا حامل انسان کو پیدا کیا۔ اور چونکہ اللہ تعالے کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ یفعل ما یرید وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس لئے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کرنے کے لئے اور اس میں یہ قابلیت پیدا کرنے کے لئے کہ وہ خدا تعالے کے ساتھ پیوند کر کے خدائی وجود بن جائے۔ ضروری تھا کہ انسان کو بھی یہ قابلیت دی جاتی کہ وہ اپنی قابلیت کے مطابق یفعل ما یرید کی صفت کا مالک ہوتا۔ اس صفت کے ماتحت انسان کو آزاد اختیار اور آزاد عمل کا مالک بنایا گیا۔ یہ صفت انسان کو دینے کی غرض اللہ تعالے کی طرف سے تو نیک تھی۔ لیکن انسان اپنے آزاد اختیار کی وجہ سے اس کو اپنے نقصان کے لئے بھی استعمال کر سکتا تھا۔

بدی کا وجود آدمؑ کے ظہور سے شروع ہوا ہے۔ بدی ایک نسبتی چیز ہے۔ آدم کے پیش کردہ دستور زندگی کا رد اور اس پر عمل میں تساہل کا نام بدی یا گناہ ہے۔ اور ابلیس وہ انسان ہے جو اپنے آزاد اختیار کو استعمال کرتے ہوئے آدم کے پیش کردہ دستور زندگی کو رد کر دیتا ہے۔ ابلیس دراصل اَبْلَسَ سے ماخوذ ہے اور ابلس کے معنے ہیں مایوس ہو گیا یا دور ہو گیا۔ وہ لوگ جو اس خدائی انعام کو جو آدم کے ذریعہ بنی نوع انسان کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے خود بخود دور جا پڑتے ہیں یا اپنے تئیں مایوس کر لیتے ہیں۔ وہ ابلیس ہیں ابلیس کا وجود ایک حادثہ ہے جو نظام تخلیق انسان کی غرض و غایت نہیں بلکہ ایک اعلےٰ مقصد کے ضمن میں بطور حادثہ کے پیدا ہو گیا ہے اور وہ حادثہ انسان کو آزاد اختیار دینے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ بذات خود یہ اختیار ایک نہایت ہی نیک غرض کو پورا کرنے کے لئے تھا۔ اور اسی اختیار کی وجہ سے فخر کائنات سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور آپ کے علاوہ دوسرے انبیاء اور صلحاء بھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ دنیا میں اتنے تھوڑے ہوئے ہیں۔ کہ یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کا پروگرام جو انسان کو پیدا کرنے میں مضمر تھا فیل ہو گیا یہ وسوسہ دراصل غلط علم پر مبنی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالے کا پروگرام تو یہ تھا کہ اس کی صفت ظہور اپنا جلوہ دکھائے۔ اور وہ جلوہ بہت مبارک تھا۔ اب یہ انسان کی مرضی ہے کہ اس جلوہ سے فائدہ اٹھائے یا نہ اٹھائے اور بعض نے فائدہ اٹھایا بھی اور وہ آج فخر کائنات کہلاتے ہیں۔

اگر تو اللہ تعالے کی غرض و غایت ہی یہ ہوتی کہ وہ ابلیس کے وجود کو اس کے بندوں کو گمراہ کرنے کے لئے پیدا کرے تب تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا۔ کہ اس جلوے کا فائدہ ہی کیا کہ جس کے ظہور کے لئے اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے روڑے اٹکا دئے اور یہ بات اس کی صفت رحمت کے بھی خلاف تھی۔ لیکن میری پیش کردہ تشریح کے مطابق اللہ تعالے نے کسی کو بھی بطور مغوی وجود پیدا نہیں کیا۔ بلکہ خود انسان نے اپنے آزاد اختیار کے ماتحت ایسا راستہ اختیار کیا جس سے وہ ابلیسی وجود بن گیا۔ اور آزاد اختیار اس کی بھلائی کے لئے تھا نہ کہ اس کے نقصان کے لئے۔

آدم کے ذکر میں جو یہ آیا ہے۔ واذ قال ربك للملئكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس۔ بعض لوگ اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ ابلیس ملائکہ کی طرح ایک لطیف وجود ہے۔ وہ آدم سے پہلے کیا تھا۔ اس کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض اسے جن کہتے ہیں۔ اور بعض فرشتہ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ انسان تھا۔ اس کے انسان ہونے پر اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ اگر وہ انسان تھا۔ تو پھر ملائکہ کے بیان میں اس کا ذکر کیوں کیا گیا۔ لیکن خاکسار کے نزدیک اس آیت کی تشریح یوں ہے اول یہ کہ ملائکہ سے مراد ہی انسان لیا جائے۔ کیونکہ فرشتے کا لفظ نیک انسان کے لئے بھی بول دیا جاتا ہے۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں ملک کریم کے الفاظ آتے ہیں۔ لیکن اگر ہم یہاں ملائکہ سے مراد لطیف وجود ہی لیں۔ جو اسلامی نکتہ نظر کے مطابق تمام نظام ہائے سماوی و ارضی کو چلا رہے ہیں۔ تو اس آیت کے معنے یوں ہونگے۔ کہ جب ہم نے آدم کو پیدا کیا تو ہم نے فرشتوں کو جو تمام کائنات کے کارفرما ہیں کہا کہ آدم کی تائید میں لگ جاؤ۔ سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ زمین نے بھی اور آسمان نے بھی آدم کی تائید میں گواہیاں دینی شروع کر دیں۔ چنانچہ اس زمانہ کے آدم کے لئے بھی خدا تعالے کے اس فرمان کو ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام ملائکہ جو ارض و سماء کے نظام کو چلانے والے ہیں آدم کی تائید میں لگ گئے تو پھر اس کے پروگرام کے پورا ہونے میں روک کونسی رہی اس روک کا ذکر اللہ تعالے نے ابلیس کے لفظ سے کیا ہے ابلیس کو انسان کہہ لو یا وہ طاقت کہہ لو جو انسان کے آزاد اختیار کی وجہ سے خود بخود پیدا ہو گئی ہے اس سے ہمارے مضمون پر اثر نہیں پڑتا۔ مندرجہ بالا آیت میں مستثنےٰ منقطع ہے۔ اور مستثنےٰ منقطع کا کوئی فائدہ بھی ہونا چاہیئے۔ جاء القوم الا حمارا میں گو مستثنےٰ منقطع تو ہے لیکن اس کا کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔ لیکن آیت مذکورہ میں مستثنےٰ منقطع کا فائدہ نمایاں نظر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ابلیس کے استثنےٰ سے اللہ تعالے نے اس وہم کا ازالہ کیا ہے کہ جب تمام ملائکہ آدم کی تائید میں لگ گئے تو اس کے مقابل میں روک کوئی نہ رہی چاہیئے تو یہ تھا کہ پھر اسکا پروگرام آسانی کے ساتھ پورا ہو جاتا۔ لیکن ابلیس کے استثنےٰ سے اللہ تعالے نے اس وہم کا ازالہ کر دیا ہے۔

جو لوگ ابلیس کے وجود کو ایک ایسا لطیف وجود مانتے ہیں۔ جو پیدا ہی گمراہ کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ یہ بتائیں کہ اگر ہم فرض کر لیں کہ ابلیس کا وجود معطل ہو گیا ہے تو کیا پھر دنیا میں بدی رہتی ہے یا نہیں انسان کو اگر ہم اس کے نفسی اعتبار سے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ پھر بھی وہ بدی کرے گا۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنے آزاد ارادہ کو اتنا مضبوط بنائے کہ جو اس کی فطری کمزوری پر غالب آجائے مضمون لمبا ہو جائیگا اسلئے زیادہ نہیں لکھا لیکن اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالنے کے لئے اس حدیث کا ذکر ضروری ہے جس میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان کیساتھ ایک شیطان ہوتا ہے اور میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے سوال یہ ہے کہ اگر اللہ تعالے نے ابلیس اور اس کے جنود کو پیدا ہی بطور مغوی وجود کیا ہے۔ تو پھر وہ مسلمان کسطرح ہو سکتا ہے۔ لیکن میری تشریح کے مطابق اس کے معنے یہ ہونگے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طاقتوں کو اسطرح خدائی صفات کے ساتھ متصل کر لیا کہ آپکیلئے گرنے کا ۳

۳ کا مقام جاتا رہا بلکہ ایک پرواز کی قوت پیدا ہو گئی۔ جو ہمیشہ آپکو اونچا ہی اونچا لے جاتی رہے گی۔ آپکو نیکی میں اتنی لذت حاصل ہو گئی۔ اور اس کی اتنی عادت پڑ گئی۔ کہ کمزوری کا احتمال ہی جاتا رہا۔

باؤلی کیمپ میں فائرنگ کیخلاف دعویٰ

لاہور ۲۲ر اپریل باؤلی کیمپ کے ایک مہاجر چودھری رحیم خاں نے کیمپ میں متعین پولیس کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ دعویٰ دائر کرنے کا نوٹس دے دیا ہے۔ واضح رہے کہ گذشتہ دنوں مہاجرین اور پولیس میں تصادم ہو گیا تھا۔ اور پولیس نے گولی چلا دی تھی۔

آزاد کشمیر افواج کے سپہ سالار کا پیغام

تراڑکھل ۲۲ر اپریل۔ آزاد کشمیر کی افواج کے سپہ سالار جنرل طارق نے افواج کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے کہا گو ہم راجوری سے ہٹ آئے ہیں۔ لیکن اس نقصان سے آپ کی ہمت نہیں ٹوٹنی چاہیئے۔ ہم صحیح مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں اگر ہم نے صبر و استقلال کے ساتھ لڑائی جاری رکھی تو آخری فتح انشاء اللہ ہماری ہی ہوگی ہمیں ابھی زبردست قربانیاں دینی ہیں ہم میں سے ہر شخص کو پوری تندہی سے اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے

گھریلو کھڈیوں کا کپڑا پہننے کی تحریک

لاہور ۲۲ر اپریل میاں ممتاز دولتانہ وزیر خزانہ مغربی پنجاب نے ایک بیان میں کہا۔ کپڑے کی قلت اور تکلیف کو دور کرنے کا صرف یہی طریق ہے کہ ہم اپنے ملک میں تیار ہونے والے کپڑے کو زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ آپ نے کہا اس سلسلے میں قائد اعظم جلد ہی ملک میں گھریلو کھڈیوں کا کپڑا پہننے کی ایک تحریک شروع کرنے والے ہیں۔ امید ہے کہ ملک کے تمام صوبے اور ریاستوں میں اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینگے۔

چوہدری غلام عباس کا بیان بقیہ از صفحہ اول

کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو گئے۔ تو نہ صرف پاکستان و ہندوستان بلکہ سارے کا سارا بر اعظم ایشیا جنگ کی لپیٹ میں آ جائے گا۔

نے کہا ریزولیوشن میں کشمیر کے سیاسی پہلوؤں کا اچھی طرح جائزہ لیا لیا گیا ہے لیکن اسکے قانونی پہلو کو چھوا تک نہیں گیا نیز انہوں نے یہ بھی ترمیم پیش کی کہ رائے شماری کے انتظامات اور دیگر معاملات میں پاکستان کو ہندوستان کے برابر حقوق و اختیارات ملنے چاہئیں۔ کونسل کے صدر ڈاکٹر الفانسو لوپیز نے امید ظاہر کی کہ قرارداد کشمیر کے مسئلہ کو سلجھانے میں ہندوستان اور پاکستان کے لئے تسلی بخش ثابت ہوگی۔ صدر کی تقریر کے بعد سر ظفر اللہ خاں نے کونسل کی توجہ اس امر کیطرف مبذول کرائی کہ ہندوستان کے خلاف پاکستان کی شکایات بدستور کونسل کے ایجنڈے میں شامل ہیں ان پر بھی بحث ہونی چاہیئے صدر نے وعدہ کیا کہ عنقریب ان شکایات پر بھی غور کیا جائے گا۔

سرخپوش وزارت میں نہیں لئے جا سکتے۔ وزیر اعظم سرحد کا بیان

پشاور ۲۲ر اپریل۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے ایک بیان میں کہا سرحد میں مسلم لیگ اور سرخپوشوں کی ملی جلی وزارت قائم ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ جب سرخپوش صوبے میں برسر اقتدار تھے تو اس وقت انہوں نے کبھی بھی لیگ کو وزارت میں شامل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی اب وہ مسلم لیگ سے کیوں یہ توقع رکھتے ہیں؟ آپ نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا میں ایوان اسمبلی میں ایک حزب مخالف کو یہ دعوت دے چکا ہوں۔ کہ وہ اختلاف کو ختم کر کے کم از کم پانچ سال کے لئے سمجھوتہ کر لیں۔ تاکہ صوبہ کی فلاح و بہبود کیلئے بہتر طریق سے کام کیا جا سکے لیکن میری اپیل کا کوئی جواب نہ دیا گیا اب مسلم لیگ پارٹی اپنے بنیادی اُصولوں کو خیرباد کہنے کے لئے تیار نہیں ہے تاوقتیکہ سرخپوش غیر مشروط طور پر مسلم لیگ میں شامل نہ ہو جائیں۔

ہندوستان کے مسلمان ریلوے ملازمین کا آخری فیصلہ

نئی دہلی ۲۲ر اپریل۔ سٹیٹسمین کے نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے کہ ہندوستان کے ان ۸۰۰۰ مسلمان ریلوے ملازمین نے جنہوں نے ابتدا میں پاکستان جانے کی درخواست کی تھی۔ اب ہندوستان میں ہی مقیم رہنے اور ملازمت کرنے کا آخری فیصلہ کر لیا ہے۔ ان میں سے تین ہزار وہ اشخاص ہیں جو پاکستان جا کر واپس چلے آئے ہیں۔

ہنزا اور ناگر کے قبائلی حدود کشمیر میں داخل ہو گئے

تراڑکھل ۲۱ر اپریل آزاد کشمیر حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ مہاراجہ کشمیر نے ہنزا۔ ناگر اور نیپال کی جاگیروں کو ضبط کرنے کا جو حکم دیا ہے۔ اسے ان ریاستوں کے سرحدی قبائل سخت توہین آمیز قرار دے رہے ہیں چنانچہ وہ اس کارروائی کے خلاف عملی اقدام کے طور پر بڑی تعداد میں کشمیر کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور ان کے ہراول دستے آزاد کشمیر کے برسرپیکار دستوں سے جا ملے ہیں امید ہے۔ کہ یہ دستے شمال کی جانب سے پیشقدمی شروع کر دینگے۔

قیدیوں کا تبادلہ اپریل کے آخر تک مکمل ہو جائے گا

لاہور ۲۲ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب کے قیدیوں کا تبادلہ اس ماہ کے آخر تک ختم ہو جائے گا۔ یہ تبادلہ ۱۶ر اپریل سے شروع ہوا تھا۔ دو ہزار سے زائد قیدی مشرقی پنجاب سے لاہور آ چکے ہیں تین ہزار کے قریب قیدی مغربی پنجاب سے مشرقی پنجاب جا چکے ہیں۔ انبالہ ڈویژن اور دہلی سے ایک ہزار مسلمان قیدی عنقریب لاہور آ رہے ہیں۔

سلامتی کونسل کا اجلاس بقیہ صفحہ اول

لیکن بعد میں اسے ۵ تک بڑھا دیا گیا۔ اس سلسلے میں یاد رہے کہ ۲۰ر جنوری کو کونسل میں جو ریزولیوشن پاس ہوا تھا اس میں یہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ پاکستان اور ہندوستان ایک ایک ممبر نامزد کرینگے۔ ہندوستان کی طرف سے چیکوسلواکیہ کی نامزدگی پہلے ہی عمل میں آ چکی ہے پاکستان نے ابھی اپنے ممبر کا اعلان نہیں کیا ہے باقی تین ممبران کونسل چنیگی یہ کمیشن کشمیر پہنچکر لڑائی بند کرانے کی کوشش کرے گا۔ اور آزاد رائے شماری کا انتظام کرائے گا۔ ریزولیوشن پر رائے شماری کے دوران میں ممبران کونسل نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ چنانچہ ارجنٹائن کے نمائندے نے اس بات پر زور دیا۔ کہ قبائلیوں کو کشمیر سے نکالنے میں اگر پاکستان کو طاقت استعمال کرنی پڑے تو اسے اسکی اجازت ہونی چاہیئے ہندوستانی نمائندے مسٹر گوپال سوامی آئینگر نے اس پر سخت برہمی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ اس طرح کشمیر میں لڑائی جاری رکھنے کی اجازت دی جا رہی ہے پاکستانی وفد کے قائد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے فرمایا کہ نہ معلوم مسٹر آئینگر نے یہ نتیجہ کیونکر نکالا ہے بہرحال اس سلسلے میں کوئی نہ کوئی انتظام تو کرنا ہی پڑے گا۔ اور جو فوج بھی استعمال کی جائیگی وہ کشمیر کمیشن کے ماتحت ہوگی۔ اور ریزولیوشن کی دفعہ ۹ اسکی اجازت بھی دیتی ہے شامی نمائندہ فارس الخوری نے

مسئلہ فلسطین پر غور و خوض

لیک سکسیس ۲۲ر اپریل۔ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس آج پھر ہو رہا ہے جسمیں مسئلہ فلسطین پر غور کیا جائے گا۔ گذشتہ شب چینی نمائندے نے امریکہ کی تجویز کی حمایت کی۔ لیکن روسی نمائندے نے اس کی مخالفت کی اور تقسیم فلسطین پر زور دیتے ہوئے کہا امریکہ کی تولیت کی تجویز سے امن عالم کو ضعف پہنچے گا۔ اور عربوں اور یہودیوں کے درمیان زیادہ عداوت پھیل جائے گی۔

جاپان کا تجارتی مشن ہندوستان میں

نئی دہلی ۲۲ر اپریل جاپان سے ایک تجارتی مشن ہندوستان آ رہا ہے۔ یہ مشن اس ماہ کے آخر تک یہاں پہنچ جائے گا۔ اور کلکتہ۔ دہلی احمد آباد وغیرہ مقامات کا دورہ کریگا۔ نیز انڈین یونین کے تجارت اور صنعت کے وزیر سے تجارتی معاہدہ کرنے کے سلسلے میں گفت و شنید کرے گا۔

ہندوستان میں جہاز بنانے کے کارخانے

نئی دہلی ۲۲ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں عنقریب ہی جہازوں کے انجن بنانے کے کارخانے قائم کر دئے جائینگے حکومت ہند اس سلسلے میں جہاز ساز کمپنیوں کے نمائندوں سے گفت و شنید کر رہی ہے۔

یوم اقبال بقیہ از صفحہ اول

شروع ہوئیں جب شوقی اور حافظ نے اپنے قومی ترانوں سے مصر میں بیداری کی روح دوڑانی شروع کر دی تھی۔ مدار المہام مصر نے اسبات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ صوبہ سندھ میں حکومت نے عربی کو لازمی مضمون قرار دے دیا ہے۔ آپ نے کہا عربی ہم سب اسلامی ممالک کو ایک سلسلۂ مودت میں منسلک کر سکتی ہے آپ نے فرمایا مصر پاکستانیوں کو عربی سیکھنے میں ہر ممکن مدد دے گا اور مصر میں تو اُردو پڑھنے اور سیکھنے کے باقاعدہ ادارے قائم ہو چکے ہیں۔ السید خطیب الحسینی نے حاضرین کو عربی اور انگریزی میں بھی خطاب فرمایا۔ آج کے اجلاس کا افتتاح مغربی پنجاب کے وزیر تعلیم آنریبل شیخ کرامت علی نے کیا اور فرمایا خدا ملت اسلامیہ کو اس نوزائیدہ مملکت کے استحکام کی توفیق دے۔ شیخ صاحب نے اقبال کے کلام کے مختلف پہلوؤں پر بھی تبصرہ کیا۔ شیخ صاحب کی تقریر کے بعد مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن اور سٹی مسلم لیگ لاہور کی طرف سے صاحب صدر کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کئے گئے